

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# مشکلات مصائب سے نہ گہرا یئے



مسلمانوں کے  
یتے راہِ عمل

عَالَمِي مُجَامِسِ حِفْظِ خَتْمِ النَّبِيِّ لَا كَاتِبِ حَمَانِ

# حَمْدَلَهٗ حَمْدَلَهٗ حَمْدَلَهٗ حَمْدَلَهٗ

INTERNATIONAL  
URDU WEEKLY

KHATM-E-NUBUWWAT

KARACHI  
PAKISTAN

جلد ۲۵ شمارہ ۱ / زوالقعدہ ۱۴۲۶ھ مطابق ۲۰۰۵ء

۲۶

# حَمْدَلَهٗ

شَرِعِیتِ دُو عُقُول کی روشنی میں

لسوہِ ابراہیمی اور شیوهِ آنحضری

میدانِ مباحثہ اور قادریانی آردو

شہید اسلام حضرت مولانا محمد نیف لدھیانوی رضی اللہ عنہ

# آپ کے مسائل

عورت اگر صاحبِ نصاب ہو تو اس پر قربانی واجب ہے:

س: ..... کیا عورت کو اپنی قربانی خود کرنی چاہئے یا شوہر کرے؟ اکثر شوہر حضرات بہت سخت ہوتے ہیں اپنی بیویوں پر قلم کرتے ہیں اور انہیں علّک دست رکھتے ہیں اسکی صورت میں شرعی مسئلہ تائیے؟

ج: ..... عورت اگر خود صاحبِ نصاب ہو تو اس پر قربانی واجب ہے، ورنہ مرد کے ذمہ بیوی کی طرف سے قربانی کرنا ضروری نہیں، جنگیں ہوتے کرو۔

کیا مقروض پر قربانی واجب ہے:

س: ..... کیا مقروض پر قربانی واجب ہے؟ جب کہ مقروض خود کو پانڈندریت بھی کہتا ہوا اور قرض کی رقم قربانی کے لئے خریدے جانے والے جانور سے بھی کم ہو؟

ج: ..... اگر قرض ادا کرنے کے بعد اس کی ملکیت میں سائز ہے باون تو لے چاہدی کی مالیت حاجات اصلیہ سے زائد موجود ہو تو قربانی واجب ہے ورنہ نہیں۔

قربانی کے بدله میں صدقہ و خیرات کرنا:

س: ..... اگر باد جو واستقامت کے قربانی دلکش کیا کنارہ ہوئے؟

ج: ..... اگر قربانی کے دل گزرنے ناواقفیت یا غلط یا کسی غدر سے قربانی نہ کر سکا تو قربانی کی قیمت فقراء و مساکین پر صدقہ کرنا واجب ہے، لیکن قربانی سے تم دنوں میں جانور کی قیمت صدقہ کر دینے سے یہ واجب ادا نہ ہوگا، یہٹ کتابہ گار رہے گا کیونکہ قربانی ایک مستقل عبادت ہے۔ جیسے نماز پڑھنے سے روزہ اور روزہ و رکھنے سے نماز ادا نہیں ہوتی، زکوٰۃ ادا کرنے سے نماز ادا نہیں ہوتا ایسے یہ صدقہ خیرات کرنے سے قربانی ادا نہیں ہوتی، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور تعامل اور پھر اجماع صحابہ اس پر شاہد ہیں۔

قربانی کے واجب ہونے کے چند اہم صورتیں:

س: ..... میں زیادہ تر مقروض رہا اس لئے میں نے بہت کم قربانی کی ہے۔ جبکہ میرے اور اخراجات ایسے ہیں کہ میں ان میں بخواہ بہت رو بدل کر کے قربانی کر سکتا ہوں۔ ترس اپنی جگہ پر ہے جس کو فتنہ رکھا کرنا ہتا ہوں تو کیا میرا الگی حالت میں قربانی کرنا صحیح ہوگا؟

ج: ..... ان حالات میں یہ تو ظاہر ہے کہ قربانی آپ پر واجب نہیں رہا یہ کہ قربانی کرنا صحیح بھی ہے یا نہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اگر آپ کے حالات ایسے ہیں کہ آپ اس قرض کو پہ سہولت ادا کر سکتے ہیں تو قرض لے کر قربانی کرنا جائز ہے اور نہیں کرنی چاہئے۔

س: ..... نا ہے کہ نابالغ بھجوں پر قربانی فرض نہیں۔ میرا ایک نابالغ نواسہ میرے ساتھ رہتا ہے۔ کیا میں اس کی طرف سے قربانی کر سکتا ہوں؟ قربانی صحیح ہوگی؟

ج: ..... اگر آپ کے ذمہ قربانی واجب ہے تو پہلے اپنی طرف سے کچھ اس کے بعد اگر جنگیں ہو تو نابالغ نواسے کی طرف سے بھی کر سکتے ہیں۔ مگر نابالغ کے بجائے اپنے مر جوم بزرگوں کی طرف سے کرنا بہتر ہوگا۔

س: ..... میرا ایک شادی شدہ بیٹا سعودی عرب میں رہتا ہے۔ اس نے نہ ہم کو قربانی کرنے کے لئے لکھا اور نہ قربانی کرنے کے لئے پیسے بھی۔ لیکن ہم والدین اس کی محبت میں اس کی طرف سے بکرا قربانی کرنا چاہئے ہیں یہ قربانی صحیح ہوگی یا غلط؟

ج: ..... نظالی قربانی ہو گی؛ لیکن واجب قربانی اس کے ذمہ رہے گی۔

س: ..... یا بجائے بکرا کے اس بیٹے کی طرف سے اس کی بے خبری میں گائے میں ایک حصہ لے لیں، کیا اس کی طرف سے اس طرح حصہ لینا صحیح ہو؟ اگر غلط ہوا تو گائے کے باقی حصہ دادوں کی قربانی سمجھ ہو گئی یا غلط؟

ج: ..... چونکہ نظالی قربانی ہو جائے گی اس لئے گائے میں حصہ لینا صحیح ہے۔

## حضرملان خواجہان محمد صادق استبرکات

حضرت مولانا سید الحسینی حبادا برکاتہم



1

ایرشیعیت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری  
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادی  
مجاہدِ اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھری  
مناظرِ اسلام حضرت مولانا الال حسین اختر  
محمد اعصر مولانا سید محمد یوسف بنوری  
قائی قاریان حضرت اقدس مولانا الحمد حیات  
شہیدِ اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی  
امام ال سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمن  
حضرت مولانا محمد شریف جالندھری  
مجاہدِ ستم بوت حضرت مولانا تاج محمود  
سبلن اسلام حضرت مولانا عبد الرحیم اشعر

سیاست

مولانا عبد الرحمن اسكندر  
مولانا بشیر احمد  
صالحہ مولانا عزیز احمد  
علام احمد میان حبادی  
مولانا سعید احمد جلالپوری  
صاحب ادود طارق محمود  
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

تازی میرا حشمت حبیب الیوکوکیث  
منظف احمد مین الیوکوکیث  
لیمیشک ترکن، محمد ارشد خترم  
محمد فضل عرفان

لندن انگلستان:  
35, Stockwell Green,  
London, SW9 9HZ U.K.  
Ph: 0207-737-8199

مرکزی پھر خسروی بیان روڈ، ملتان  
خون پارک، گلشنِ اقبال، ملتان  
Hazori Bagh Road, Multan.  
P: 4583488-4514122 Fax: 4542277

**Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)**  
 Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi.  
 Ph: 2780337 Fax: 2732040

محلی سید شاهزادن طلاق سید شاهزادن مقام شامت جانع سهیل باب رحمت نگاه داشت و مکرری

[www.amtkn.com](http://www.amtkn.com) [www.facebook.com/amtkn313](https://www.facebook.com/amtkn313) [www.emaktaba.info](http://www.emaktaba.info)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ

# جناب پرویز مشرف کی توجہ کے لئے!

مرزا غلام احمد قادریانی کا پڑپوتا اور قادریانی جماعت کے تیرے چیف گر مرزا ناصر احمد قادریانی کے بیٹے مرزا فرید احمد کے متعلق صدر پاکستان بالخصوص وزارت داخلہ سے گزارش ہے کہ وہ ذیل کی خبر ملاحظہ فرمائیں:

”کراچی..... ایف آئی اے نے مسلمانوں کو قادریانی ظاہر کر کے یہود ملک لے جا کر سیاسی پناہ دلوانے والے قادریانی فرقے کے ایک رہنماؤں کو گرفتار کر لیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق ایف آئی اے پا ہسپورٹ سرکل کے ڈپنی ڈائریکٹر محمد مالک کو گل رجن ناہی شخص نے شکایت کی تھی کہ کراچی کے ایک فائیواٹار ہوٹل میں مقیم مرزا فرید احمد نامی شخص نے اسے برطانیہ بھوانے کا جائزہ دے کر تیرہ لاکھ پچاس ہزار روپے وصول کئے ہیں، لیکن نہ تو اسے برطانیہ بھوایا اور نہ اس کی رقم واپسی کی۔ مذکورہ شکایت پر ایف آئی اے پا ہسپورٹ سل کے سب انسلکس ریجن پنجور نے مذکورہ ہوٹل پر چھاپا مار کر مرزا فرید احمد کو گرفتار کر لیا۔ ملزم سے ابتدائی تفہیش میں معلوم ہوا ہے کہ گزشتہ پانچ سال سے مذکورہ ہوٹل میں اس کا کرہ بک ہے۔ ملزم قادریانی فرقے کا ایک اہم رہنماء جو سینکڑوں افراد کو قادریانی ظاہر کر کے جماعت میں یہود ملک لے جا چکا ہے۔ بعد ازاں ان افراد نے یہود ملک جا کر سیاسی پناہ کی درخواست دے دی ہے۔ ذرائع کے مطابق ملزم لوگوں کو کینیڈا، امریکا، جمنی، برطانیہ کے علاوہ دیگر یورپی ممالک لے کر جاتا تھا۔ ملزم کے متعدد سفارت خانوں میں اچھے مراسم ہیں، جس کے باعث وہ آسانی سے ویزا حاصل کر لیتا تھا۔ مقایی عدالت نے ملزم کو ۲۶/ ستمبر تک ریمانڈ پر ایف آئی اے کے حوالے کر دیا ہے۔“

مرزا فرید احمد پنجاب کے جھوٹے مدئی نبوت مرزا غلام احمد قادریانی کا پڑپوتا ہے۔ عرصہ دراز سے جہاں وہ مسلمانوں کو قادریانی ظاہر کر کے یہود ملک کے دینے والے اور سیاسی پناہ دلوانے کے لئے جعلی کاغذات تیار کرنے کے عکروہ وحدنے میں ملوث ہے وہاں پاکستان کی بدنادی کا بھی باعث ہے۔ وہ کروڑوں روپے جعل سازی سے اکٹھا کر کے مرزا قادریانی کے بہتی مقبرہ کی آگ کے جلاڈ کروش رکھنے کے لئے سرگرم ہے۔ پوری قادریانی لائپی اور وزارت داخلہ میں ان کے لئے زمکشہ رکھنے والے افراد اس کاروبار میں سے اپنا حصہ بھی بھتہ بھی وصول کرتے ہوں گے۔ ایف آئی اے کا شعبہ وزارت داخلہ توجہ کر کے کہ ملک میں یہ لائپی کیا کر رہی ہے؟ اس کے ساتھ ہی ملتی جلتی یہ خبر بھی ملاحظہ فرمائی جائے:

”سابق ایئر چیف ظنہ چوہدری کے کرٹل (ر) بیٹے کا غیر قانونی انٹریشنل فون گیٹ دے پکڑا گیا۔ عامر چوہدری نے کپیوور ٹریننگ کی آڑ میں پوٹل کالج سے معہدہ کر کے اسلام آباد لا ہور اور کراچی میں گیٹ دے بار کئے تھے۔ انٹریشنل کا لارولکل کا زمین رانسری کی جانبی خزانے کو کروڑوں کا نقصان مہا نہ ستر ہزار منٹ غیر قانونی نریک استعمال کی۔ ملزم کا اعتراف کروڑوں کی ناجائز آمدنی مشترکہ کا کوئی میں جمع کرائی جاتی، گرفتاری کے وقت دھمکیاں سفارشی فونوں کا تاثنا بندھ گیا۔“

(روزنامہ خبریں ملتان ۱۰ / مارچ ۲۰۰۵ء)

پاک فنازی کا سابق چیف ظفر چوہدری سکہ بند قادیانی تھا، کرگل (ر) عامر چوہدری اس کا بیٹا ہونے کی وجہ سے نسلی قادیانی ہے۔ اس نے اس دھنے سے پی ایسی ایل کوئی لاکھ روپے کا ماہانہ نقصان پہنچایا۔ اس قادیانی نے کروڑوں کی جائیداد بنائی، چونکہ خود سابق فوجی آفیسر ہے باپ فنازی کا سابق سربراہ تھا۔ اس وقت مملکت کے سربراہ بھی اپنے تمام تربند بالگ دعوؤں کے باوجود فوجی ہیں۔ اس قادیانی گھپلے بازی کا اور وہ بھی فوج سے وابستہ رہنے والے افراد کے ذریعہ ایک خوفناک سانحہ ہے۔ اس ملک میں قانون نافذ کرنے والے ادارے و ضاحث فرمائیں گے کہ اس کیس کی ہوا تک نہیں لگتے دی جا رہی۔ آخر کیوں؟ کیا اس ملک کا کوئی وارث ہے؟ اگر ہے تو وہ بتائے کہ قادیانی کیا کرتے ہیں؟ کیا اتصالات اور پلی ایل سے معاهدہ پر عمل درآمد میں رکاوٹ یہ کالی بھیڑیں تو نہیں؟ اس کے ساتھ ایک اور خبر بھی ملاحظہ کی جائے:

”پنڈی بھیان (نمائنہ خبریں) رسول پور تاریخ سے بھارتی ایجنسی را کا قادیانی ایجنت دوسرا تھیں سمیت گرفتار کر لیا گیا۔ ان کے بقشہ سے دو ہیڈگر نینڈ اور دو کاشکنفوں برآمد ہوئے۔ ایس پلی پنڈی بھیان عمران محمود نے گزشتہ روز پر یہیں کا نظر میں بتایا کہ ایک خفیہ اطلاع پر انہوں نے پولیس کی نفری کے ساتھ رسول پور تاریخ میں چھاپ مار کر قادیانی مبشر احمد کو اس کے دوسرا تھیں زوال الفقار اور ذکاء اللہ سمیت گرفتار کر لیا۔ انہوں نے بتایا کہ قادیانی مبشر احمد کی بہن گوگی کی شادی گزشتہ دنوں بھارت میں قادیانی حبیب احمد سے ہوئی تھی، جو ۹۰ کا ایجنت ہے۔ اس نے مبشر کا والد بشارت اور خاندان کے دیگر افراد فرار ہو گئے ہیں۔ مبشر احمد نے دوران تیش را کا ایجنت ہونے کا اعتراف کیا ہے۔ اے ایس پلی نے بتایا پندرہ روز تک ہم دہشت گردوں کے نیت و رک کا پتہ چلا لیں گے۔“ (روزنامہ ”خبریں“ لاہور ۵ ستمبر ۲۰۰۳ء)

اس کیس کو سال سے زائد عرصہ بیت گیا ہے، ہوا تک نہیں لگتے دی جا رہی، آخروہ کون سی مجبوری ہے کہ قادیانی اس ملک کو لاکھوں کروڑوں روپے کا نقصان پہنچا کیں، یہ دنیا میں ملک کو بدنام کریں اور اندر وطن ملک ہم چلا کیں، دہشت گردی کریں، اس کے باوجود حکومت کے نزدیک وہ محبت وطن اور مولوی دہشت گرد ہیں؟ صدر مملکت انصاف کیا جائے اور قادیانی دہشت گردوں سے ملک کو محظوظ بنا لیا جائے۔ اگر ان حقائق کے باوجود قادیانی لائبی پر ہاتھ نہیں ڈالا جاتا تو اسلامیان وطن یہ سوچنے پر مجبور ہوں گے کہ قادیانیت نوازی کے پیچھے کون سے عوامل کام کر رہے ہیں؟

## قاری نور الحلق قریشی ایڈ ووکیٹ کا سانحہ ارتھاں

۱۱ دسمبر ۲۰۰۵ء بروز اتوار صحیح کی نماز کے بعد جناب قاری نور الحلق صاحب ایڈ ووکیٹ ملکان میں وصال فرمائے۔ ان اللہ وانا الیہ راجعون۔ قاری نور الحلق صاحب کا قریشی خاندان کہروڑ پاکا کارہائی ہے۔ کہروڑ پاکا کی معروف دینی و سماجی شخصیت حضرت مولانا سید احمد کے ہاں ۲۳ دسمبر ۱۹۳۷ء کو قاری نور الحلق صاحب پیدا ہوئے۔ حفظ و قرأت اور اسکول کی ابتدائی تعلیم کہروڑ پاکا میں حاصل کی۔ کالج و دوکالات کی تعلیم ملکان میں مکمل کرنے کے بعد ملکان میں پریکش شروع کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر ثانی خلیف پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی کا فرزند شستی بننے کا شرف حاصل ہوا۔ ملکان کے اچھے ماہر قانون دان و دانشور تھے۔ آپ مختلف قوی اخبارات میں مضامین لکھتے رہتے تھے۔ حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی کی سوانح حیات آپ کی یادگار تصنیف ہے، جو اس عنوان پر حرف آخرا درج رکھتی ہے۔

قاری نور الحلق صاحب اچھے سمجھے اور مجھے ہوئے سیاستدان تھے۔ آپ نے جمیعت علماء اسلام کے مرکزی ناظم اعلیٰ مفتکر اسلام حضرت مولانا منشی

مخدوم صاحبؒ سے سیاسی تربیت حاصل کی تھی۔ آپ نے حضرت مفتی صاحبؒ کی سیاسی بصیرت کے حوالہ سے مفتی صاحبؒ کے زمانہ حیات میں کتاب تحریر کی جسے بہت مقبولیت حاصل ہوئی۔ حضرت مفتی صاحبؒ سے قرتبین آپ کو جمیعت علماء اسلام میں لے گئیں۔ مجاہد ملت حضرت مولانا سید نیاز احمد گیلانی اور خطیب اسلام حضرت مولانا فضیاء القاسمیؒ کی شخصیت نے جمیعت علماء اسلام پنجاب کی نظامت علیا کے عہدہ کو خاصاً مقبول عہدہ بنا دیا تھا، لیکن قاری نور الحسن صاحبؒ ایڈو وکٹ جمیعت علماء اسلام پنجاب کے عہدہ پر کا نثار اور مقابلہ کے بعد فائز ہو گئے۔ اس زمانہ میں ملک کے کونہ کونہ میں آپ نے جمیعت کے پیغام کو پہنچایا۔ تحریک نظامِ مصطفیٰ میں آپ کی تقریریں شعلہ ہارہوئی تھیں۔

جزل محمد غیاء الحق مرحوم کے زمانہ میں تو قوی اتحاد فوجی حکومت میں شامل ہوا جمیعت کے حصہ میں بھی چند وفاقي وزارتیں آئیں، اس موقع پر جمیعت علماء اسلام پنجاب نے وزارت میں اپنا حصہ مانگا تو قاری صاحبؒ وزارت کے امیدوار قرار پائے، لیکن جمیعت علماء اسلام کی مرکزی قیادت کے لئے مشکل یہ تھی کہ سرحد اور بلوچستان جو جمیعت کے وظوں کے اعتبار سے گزہ ہیں، ان کو نظر انداز کرنا ممکن نہ تھا، دو تین وزارتیں حصہ کی تھیں، اس سے تمام صوبوں کو راضی کرنا مشکل تھا۔ چنانچہ یہ معاملہ تینیں رہ گیا۔

قاری نور الحسن صاحبؒ ہمیشہ نہ صرف جمیعت علماء اسلام بلکہ تمام دینی جماعتوں مدارس عربی کی ترقی کے لئے کوشش رہے۔ اتحاد بین المسلمين کے داعی و علمبردار رہے، بہت اچھے دوست پرور انسان تھے، غریب رفقاء کے کام آنے والے تھے، ملکیار نہیں طبیعت پائی تھی۔ محترمہ بنے نظیر بھنو صاحبؒ وزیر اعظم ہیں تو قاری صاحبؒ نے پاکستان ہبہ پارٹی کو اپنی شمولیت کے شرف سے نوازا۔ خلقاہ عالیہ دین پور کے مندوشین، ہمارے مخدوم حضرت مولانا میاں سراج دین پوری دامت برکاتهم وزیر اعظم کے ایڈو نائز بے تو اس زمانہ میں قاری نور الحسن صاحبؒ کے اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن بننے کی خبریں گشت کرتی تھیں۔ قاری صاحبؒ سراجیکی پارٹی کے ہانی ارکان میں سے تھے، انتقامی لحاظ سے سراجیکی صوبہ، بن جانے کے حق میں تھے، لیکن جب اس پارٹی میں سراجیکی سانی عصیت کا رنگ دیکھا تو اس میں جهاڑ کر علیحدہ ہو گئے۔ آپ کا ذمہ رکھ بارکوں میں بہت احترام تھا، ذمہ رکھ بار کے صدر رہنے اور عاملہ کے رکن بھی رہے۔

غرض دینی سیاسی اور سماجی تمام تحریکوں میں متحرک رہے، آپ نہیں طبیعت اور کھلے دل کی شخصیت تھے۔ سیاست کے اتار چڑھاؤ میں رواداری اور وضع داری کو ہمیشہ قائم رکھا، تمام تحریکوں میں ملک و قوم کی خدمت کے لئے پیش پیش رہے، بھی وجہ ہے کہ تمام طقوں میں برابر احترام کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ قاری صاحبؒ اس دور میں بہت تغییرت شخصیت تھے۔ آپ نے بڑی بھروسہ ندیگی گزاری اور بڑا نام و مقام پایا۔ چند سالوں سے صرف اور صرف اپنے پیشہ سے تعلق تھا، بلکہ اس کی ذمہ داری بھی بڑی حد تک اپنے صاحبزادے اکرام الحق قریشی ایڈو وکٹ کو سونپ دی تھی، عمر بھروسہ نیاداری میں ملوث رہنے کے باوجود عبادت و ریاضت بالخصوص خطابات و تلاوت کو معمول ہنانے رکھا۔ کہروڑ پکا میں اپنی خاندانی مسجد میں خطابات کے فرائض سرانجام دیتے رہے، زندگی بھر تراویح میں قرآن مجید سناتے رہے، آخری چند سالوں سے تراویح میں اپنے پوتے کا قرآن خود سننے تھے۔

مرحوم کی صحبت بہت اچھی تھی، آخری عمر تک بھی کسی بڑے عارضہ سے دوچار نہیں ہوئے۔ آخری روز صحیح معمول کے مطابق مسجد گئے، نجر کی نماز باجماعت ادا کی، اجتماعی دعا کے بعد انفرادی دعا میں مشغول ہو گئے، خوب الحاج وزاری سے اونچی آواز میں دعا کیتے رہے، جو نبی دعائیم کی تو مصلی پڑھی دراز ہو گئے اور اپنی جان مالک دوچھاں کو لوٹا دی، اتنی خوبصورت دھیں موت آئی جو قابل رہنک ہے۔ اسی دن مغرب کے بعد جنازہ ہوا، جو ملماں کی تاریخ کے بڑے جنازوں میں سے ایک تھا، جلال ہا قری قہرستان میں ایم بر شریعت حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ کے قدموں کی جانب اپنی الہمہ محترمہ کے محل قبر کے لئے جگد نصیب ہوئی۔ زندگی موت، جنازہ اور قبر سب قابل رہنک ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی آخرت کو بھی قابل رہنک ہنادیں اور ان کی اولاد کو اپنی رحمتوں سے سرفراز فرمائیں۔ آمين۔

# شروعت دوں عقل کی روئی میں

روزوں کا مقدمہ صرف بھوک پیا سارہنا اور بھوک پیاں کی تکلیف اٹھانا نہیں بلکہ اصل خشاء حکم ربی کی قبول ہے، اگر یہ عبادتیں اخلاص سے خالی ہوں تو روح کے بغیر یہ محض ذہانچہ ہوگا، لیکن عبادتوں کی شرعی شکل اور ذہانچی بھی اس وجہ سے ناگزیر ہے کہ مناجات اللہ اس کا حکم بجالانے کی خاطر یہ صورتیں منتخب کر دی گیں۔

آیت کریمہ ”ولکل جعلنا منسكا“ (الآلہ) میں بعض مفسرین نے ”مسک“ کے معنی یہ قربانی کے لئے ہیں اور اس اعتبار سے معنی یہ ہو جائیں گے کہ امت محمدیہ گودایا گیا حکم قربانی یا نہیں سابقہ انتوں پر بھی قربانی کی عبادت تھی۔ جس طرح نماز بدینی اور جسمانی عبادتوں میں عظیم ترین عبادت ہے اور اسے شان امتیازی حاصل ہے، تھیک اسی طرح قربانی کو ان عبادات میں اس وجہ سے خصوصی امتیاز و اہمیت حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام پر قربانی بت پرستی کے شعار کے خلاف ایک طرح کا جہاد ہے۔ اس لئے کہ بت پرست اپنی قربانیاں ہتوں کے نام پر کرتے تھے۔ اسی وجہ سے قرآن کریم کی دوسری آیت میں بھی نماز کے ساتھ قربانی کو یاد کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

”ان صلوتوی و نسکی و“

”محیای و مماتی لله رب العلمین۔“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے جو تین دن صحیح فرمائے یہ بہت ہی مصلحتوں پر مشتمل

کھڑے تھے۔ بہر حال یہ بھی مینڈھا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے اپنے صاحبزادے کی جگہ ذبح کیا، پھر ان دونوں کی یہ ادا اس قدر پسند آئی کہ اللہ تعالیٰ نے بعد والوں کے لئے اس کا حکم فرمایا۔ ۲/ ہجری میں قربانی کا حکم ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ۱۰/ ذوالحجہ کو دور رکعت نماز عید ادا فرمائی اور دو مینڈھے قربان کے اور مسلمانوں کو قربانی کا حکم دیا اس کے بعد آپ پُرسال قربانی فرماتے رہے۔

حضرت زید ابن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

**مفہی کفیل الرحمن نشاط**

ان قربانیوں کے بارے میں پوچھا تو ارشاد ہوا کہ تمہارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے، قربانی کے حکم کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے یہ بذات بھی فرمائی کہ جو قربانی کرو پورے اخلاص کے ساتھ کرو۔ ارشادربانی: ”لِن يَنْالَ اللَّهُ لَحْوَهَا وَلَا دَمَاؤْهَا وَلِكُنْ يَنْالَهُ الْفَقْرَى مَنْكُمْ۔“ (آل عمرہ: ۲۷) میں اسی طرف اشارہ ہے کہ اللہ کے پاس قربانی کا گوشت

اور خون نہیں پہنچتا ہے اور نہ وہ دراصل قربانی کا مقدمہ ہے بلکہ اصل مقصود قربانی اللہ کا نام یعنی اور حکم ربی کی قبول ہے۔ لیکن حکم دوسری عبادتوں کا بھی ہے۔ مثلاً نماز کی حقیقتاً یہ نشست و برغاست مطلوب نہیں اور

انسان اشرف الخلق ہے اور اس کے لئے جانوروں کا غذہ بنتا اور گوشت کا استعمال تخلیق کی ابتداء سے ثابت ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کے صاحبزادوں ہائیل اور قاتل کا واقعہ قرآن شریف میں ذکر کیا گیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے ان کے درمیان اختلاف دور کرنے اور قطبی فصلہ کے لئے تجویز پیش فرمائی کہ دونوں اپنی اپنی قربانی پیش کریں اس تجویز کے مطابق دونوں نے قربانی پیش کی۔ ہائیل نے ایک فربہ دنبہ کی قربانی کی اور دستور کے مطابق اسے آسمانی آگ آ کر کھائی جو قربانی تبول ہونے کی علامت تھی۔

اس جگہ اس قربانی کا یہاں مقصود ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بارگاہ ربی میں اپنے اکوٹے میں حضرت اسٹیل علیہ السلام کی پیش کی اپنی طرف سے حکم ربی کی قبول میں کوئی سر اٹھانہ رکھی اور بیٹے کو لانا کہ اس کی گردن پر چھری چلاوی، مگر عند اللہ مقدمہ حضرت اسٹیل کو ذرع کرنا نہیں تھا بلکہ جذب اطاعت کی آزمائش تھی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اس آزمائش پر پورے اترے تو اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلتے ”ذرع عظیم“ سے نوازا۔

بعض روایات میں ہے کہ وہاں دیناہ ان پاے ابراہیم (اور ہم نے انہیں آواز دی کرے ابراہیم) ابراہیم نے سن کر اوپر کی طرف دیکھا تو حضرت جبریل علیہ السلام ایک مینڈھا لئے

وسلم نے ضروری قرار دی ہے اور اخلاص کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے باتیے ہوئے طریقہ کے مطابق ادا کرنا رضاۓ ربانی کا سبب اعتراف کبریائی کی ایک دلیل اور شکر ربانی کی ادا گئی کا مظہر ہے۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ "المصالح العقلیہ" میں تحریر فرماتے ہیں:

"در اصل قربانی کیا ہے؟ ایک تصویری زبان میں تعلیم ہے جسے جاہل اور عالم سب پڑھ سکتے ہیں وہ تعلیم یہ ہے کہ خدا کسی کے خون اور گوشت کا بھوکا نہیں وہ خدا کسی کے خون اور گوشت کا بھوکا نہیں وہ "وهو يطعم ولا يطعم" ہے ایسا پاک اور عظیم الشان نہ تو کھالوں کا کھانج ہے اور نہ گوشت چڑھانے کا بلکہ وہ تمہیں سکھانا چاہتا ہے کہ تم بھی خدا کے حضور اسی طرح قربان ہو جاؤ اور یہ بھی تھا را قربان ہونا ہے کہ اپنے بدلا اپنا گئی پیارا جانور قربان کرو۔"

جو لوگ قربانی کو خلاف عقل کہتے ہیں وہ سن لیں کہ کل دنیا میں قربانی کا رواج ہے اور قوموں کی تاریخ پر نظر ڈالنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ادنیٰ چیز اعلیٰ کے بدلا قربان کی جاتی ہے۔ یہ سلسلہ چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی چیزیں میں پایا جاتا ہے۔ دنیا کی قوموں پر نظر ڈالنے سے تو کوئی قوم ایسی نہیں ملتی گی جو اپنی تقریبات اور تہواروں پر لاکھوں کروزوں کو روپے صرف نہ کرتی ہو اس کے تدبیٰ اخلاقی اور اجتماعی ہوئے فوائد ہیں۔ پھر دوسری قوموں کے تہواروں اور تقریبات پر نظر ڈالنے کے ان میں وہ اعلیٰ پاکیزہ روحانی اخلاقی روح نہیں پائی جاتی جو عید الاضحیٰ میں ہے۔

☆☆.....☆☆

ایسے اس کا کوئی بدلت جو یہ فرمادیا ہو تو اور بات ہے ایسے اس کا کوئی بدلت جو شرعاً میں ایک مصلحت اجتماعیت ہے جو شرعاً پسندیدہ و مطلوب ہے اہم عبادتوں پر نظر ڈالنے تو وہاں اجتماعیت اور شان اتحاد اسلامی کے مظاہر کی پسندیدگی واضح ہوگی، مثلاً نمازوں کو لیجئے کہ پانچ وقت جماعت کے ساتھ پڑھنے کا حکم ہوا کہ اس طرح اہل حق اور مدد و دادرسے میں مسلمانوں کے حالات سے واقفیت حاصل ہوتی ہے اور ایک دوسرے کے دکھر درد سے واقف ہو کر اس کے مناسب تجدیر کر سکتا ہے پھر اس کا دائرہ اور وسیع کرتے ہوئے بفتہ میں ایک بار نمازوں بعد واجب کی گئی کہ اس کے ذریعہ اتحاد اسلامی اور یہاں نگفت کا مظاہرہ ہو، پھر سال بھر میں دو مرتب نمازوں ردو بدال اور اس کے خلاف کا بھی حق نہیں۔

دور حاضر میں ایک طبق جو برعم خوش روشن خیال گر تھیت گراہ ہے لوگوں کو اس طرح وغلاتا ہے کہ یہ کثیر رقم جو قربانیوں پر خرچ کی جاتی ہے اس کی جگہ اگر کوئی رفاقتی کام کیا جائے اور اعلیٰ ترقی کے کاموں میں اسے صرف کیا جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ کثیر رقم قربانیوں پر ضائع کی جائے۔ مگر یہ واقعاً زبردست دھوکہ دہی ہے اسلام کی نیا ہے میں رفاقتی امور اور اعلیٰ ترقی کے کاموں سے بڑھ کر سب سے زیادہ اہمیت اس کی ہے کہ مسلمان شرک اور اہم شرک سے محظوظ ہیں تو حیدر ربانی پر ان کا عقیدہ مسلم ہو، اللہ تعالیٰ کی کبریائی کے اعتراف، اس کی رضا جوئی اور شکر بجالانے اور صرف اس کی عبادات میں ان کی زندگی ڈھلی ہوئی ہو اور رضاۓ ربانی کی غاطر اپنی جان و مال پچاہوں کرنے پر ہر وقت تیار و مستعد ہوں۔

قربانی انہیں عبادات میں سے ایک عبادت ہے جس کی ادا گئی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سکتے۔ البتہ اگر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اور مزانج شریعت کے میں مطابق ہے۔

ان میں ایک مصلحت اجتماعیت ہے جو شرعاً کردے تو اس کو ایک فرض نمازوں کا بھی بدلت جیسی کہ جاسکتا۔ اسی طریقہ سے اگر قربانی کی جگہ کوئی خواہ کتنا یہ نیک کام کرے اور قربانی کے ان تحسین میں دلوں میں صاحب استطاعت ہوتے ہوئے بھی قربانی نہ کرے تو اسے حکم ربانی کی خلاف ورزی کرنے والا کہا جائے گا اور اس کا درس ایک کام قربانی کا بدلت بن سکتا ہے۔

حاصل یہ کہ ہر کام اور ہر عبادت میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ارشادات کی جوں کی توں قابل ضروری ہے اور کسی کو اس میں اپنی طرف سے معمولی ردو بدال اور اس کے خلاف کا بھی حق نہیں۔

دور حاضر میں ایک طبق جو برعم خوش روشن خیال گر تھیت گراہ ہے لوگوں کو اس طرح وغلاتا ہے کہ یہ کثیر رقم جو قربانیوں پر خرچ کی جاتی ہے اس کی جگہ اگر کوئی رفاقتی کام کیا جائے اور اعلیٰ ترقی کے کاموں میں اسے صرف کیا جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ کثیر رقم قربانیوں پر ضائع کی جائے۔ مگر یہ واقعاً زبردست دھوکہ دہی ہے اسلام کی نیا ہے میں رفاقتی امور اور اعلیٰ ترقی کے کاموں سے بڑھ کر سب سے زیادہ اہمیت اس کی ہے کہ مسلمان شرک اور اہم شرک سے محظوظ ہیں تو حیدر ربانی پر ان کا عقیدہ مسلم ہو، اللہ تعالیٰ کی کبریائی کے اعتراف، اس کی رضا جوئی اور شکر بجالانے اور صرف اس کی عبادات میں ان کی زندگی ڈھلی ہوئی ہو اور رضاۓ ربانی کی غاطر اپنی جان و مال پچاہوں کرنے پر ہر وقت تیار و مستعد ہوں۔

یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جس عبادات کی جو شکل تقدیر باپ میں حکم ربانی کی قابل پر برضا و رغبت تیار ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے اخلاص اور کریم آزمائش میں پورے اتنے کی تصدیق فرمائی۔

یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جس عبادات کی جو شکل تقدیر باپ میں اسے اسی طرح ادا کرنا ضروری ہے اپنی رائے سے کسی چیز کو اس کا بدلت قرار نہیں دے سکتے۔ البتہ اگر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

# مشکلات مصائب سے نہ گھبرائیے

اصلاح و ارشاد کے کاموں کی ذمہ داری انجام دیتے ہیں، چنانچہ امت محمدی علی صاحبها الصلوٰۃ والسلام کے علماء و صلحاء اس کام کی ذمہ داری آج سے نہیں بلکہ چودہ سو سال سے ادا کرتے آرہے ہیں اس ذمہ داری کے لئے اولاد خود اعلیٰ اخلاق کے حامل بنتے کی ضرورت ہوتی ہے پھر اس کام کو حکمت و موعظت سے انجام دینا ہوتا ہے۔

اس کام کے انجام دینے میں ان کو بڑی دشواریاں پیش آتی ہیں اور مخفف اخلاق و کروار کے لوگ رکاوٹ ڈالتے ہیں اور دشمنی کا روایہ اختیار کرتے ہیں جس کی وجہ سے واعی حق کو زحمتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، تکلیفیں اخناہ پڑتی ہیں اور دنیا کی بعض نعمتوں سے ان کو محروم بھی ہونا پڑتا ہے لیکن اس کا جو دنیا میں ثہرت دعوت کی شکل میں اور آخرت میں اجوہ جزا کی شکل میں ملتا ہے۔ دنیا میں ہر طرف اس وقت من مانی اور خدا کے حکم کے خلاف زندگی گزارنے کا ایک سلسلہ قائم ہے۔ عورتوں کی بے محابا آزادی، حرام آمدی کے بے تکلف حصول، پہنسی اماکنی، قوی اور دشمنی مفاد کی خاطر دوسروں کی حق ٹھنپی اور خالم و طاقتور کی طرف سے کمزوروں کا استھان ایسے ہے کہ پیانے پر گل میں آ رہا ہے کہ اس کی تفصیلات حیران کر دینے والی ہیں امت مسلم کے افراد میں اپنی ساری کمزوروں کے باوجود اپنی شریعت کی ہاتھ پر یہ خرابیاں دوسروں کے

آیت "بِمَا كَسْبَتِ اِبْدَى النَّاسُ" میں ملتا ہے زندگی میں یہ بگار گمومیت اختیار کر لیتا ہے، قرآن مجید میں فرمایا گیا:

"ظُهُرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ

بِمَا كَسْبَتِ اِبْدَى النَّاسُ"

ترجمہ: "ذکلی و تری سب میں بگار

ظاہر ہو گیا ہے اور یہ لوگوں کے اپنے ہاتھوں کے کرقوت کی وجہ سے ہے۔"

انسانوں کے خود اپنے ہاتھوں کے کرقوت سے اسی صورت حال پیدا ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی بھائی

**مولانا سید محمد راجح حسني ندوی**

ہوئی اس راحت و فتحت کی زمین میں بعض وقت پروری انسانیت کی جاہی کا خطروہ پیدا ہو جاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی ذات بڑی رحم و کریم ہے وہ ایسے بگار اور خرابی کو درست کرنے کے لئے اپنے بندوں میں سے ان لوگوں کو جو اس کے احکام کو مانتے والے اور اس کی مرثی پر چلنے والے ہوتے ہیں، کھرا کرتا رہا ہے، چنانچہ یہ کام اس کے نبی اپنے اپنے زمانہ میں انجام دیتے رہے، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ کام اپنے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے لیا اور ان کے بعد اپنے ان نبی بندوں سے یہ کام لیتا رہا ہے، جو اپنے نبی کی لائی ہوئی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارتے ہیں اور

اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ پر عالمی برادری کو ان را ہوں سے ہٹانے اور بچانے کی عظیم ذمہ داری ذاتی ہے جو راہیں دنیا و آخرت دونوں کے لحاظ سے بگار و جاہی لاتی ہیں یہ راہیں وہ ہیں جو انسان میں خود غرضی نفس پرستی اور من مانی زندگی اختیار کر لینے کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہیں انسان اپنی خود غرضی اور من مانی زندگی کے اثر سے اپنے پروردگار کے احکام کو نظر انداز کرتا ہے اور اس کے تغیروں کی تعلیمات سے دست کش ہو جاتا ہے آپس میں ایک درسے کے حقوق کو سلب کرتا ہے اپنی نفسانی اغراض کی خاطر ایک درسے سے گمراہا ہے اور ذاتی زندگی میں اپنے خواہش نفس کے تھانے سے ایسے گرے ہوئے اخلاق و عادات کو اختیار کر لیتا ہے جو امراض جسمانی کے طرز پر امراض نفسانی ہوتے ہیں، جن سے ایک طرف معاشرہ کی اخلاقی زندگی چاہ ہو جاتی ہے تو دوسری طرف آپس میں اغراض و خواہشات کے مابین ایک درسے سے سخت گمراہ ہوتا ہے اور اس کے نتیجے میں سب ہی انتقام اٹھاتے ہیں۔ برے اعمال سے یہ برائی نتیجہ ہوتا ہے اور یہ برائی پوری قوم کی جاہی کی شکل میں سامنے آتا ہے، جس کا سبب خود انسانوں کے اختیار کردہ خراب اور گزرے ہوئے اخلاق اور عادات و کروار ہوتے ہیں یہ خدا کا بنا یا ہوا قانون ہے کہ برائی کا نتیجہ برائی ہوتا ہے اور یہی اشارہ ہے جو قرآن کریم کی

مقابلہ میں کم ہیں اور ان کی صاف و پیش شریعت ترازو کی طرف ابھجھے اور برے اعمال کو پرکھے میں رہنائی کرتی ہے یہ شریعت اپنی صداقت و جرأت کی بنا پر دینا کی وجہ اقوام اور طبقات کی طرف سے خلاف و دشمنی کا نشانہ فتحی ہے اسی خلاف و دشمنی کو مسلمانوں کو جھینانا اور اس کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے اس طرح دنیا کی جاہلیت نواز اقوام سب ایک طرف اور امت مسلمہ ایک طرف ہو گئی ہے اور سب کا نشانہ بن رہی ہے اس پر اور اس کی شریعت پر مختلف انداز سے حلے ہو رہے ہیں اور اس حقیقت و عزت کو بدبارادوں کے تحت برے ناموں اور برے القاب سے مغلوب کر کے لوگوں کی نظر وہ سے گرانے کی کوشش کی جا رہی ہے امت میں جو عبادت و اطاعت الہی توجہ سے کرے تو وہ "نبیاد پرس" اور "قدامت پرس" کہلاتا ہے اور قلم و جوڑ کے خلاف آواز اٹھائے تو "تشدید پسند" اور "جاریت نواز" اور کوئی قلم و دربریت کا جواب دینا چاہئے تو "دہشت گرد" پھر یہی نہیں بلکہ اس کام کو میں الاقوامی پیارے پر انجام دیا جا رہا ہے اور اس کے لئے آلات حرب و ضرب استعمال کر کے خلاف کے جذبے کو دبادیے کے منصوبے بنائے جاتے ہیں اس وقت دنیا کا شایدی کوئی مسلمان ملک ایسا ہو جو ان باتوں کا نشانہ بن رہا ہو اس کے بعد اس اعلیٰ جس نے پرانی باشندوں کے لئے گمراہی کرنے بے گناہوں کو ابھی نیند سلا دیا اور آلات حرب و ضرب کی تیاری میں کوئی حد تاثی نہیں رکھی وہ اس سب کے باوجود وہ "تشدید پسند" ہے نہ "جاری" نہ "ظالم" ہے نہ "دہشت گرد":

جنوں کا نام خود پڑ گیا خود کا جنوں  
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے  
لیکن اس سب کے باوجود مسلمانوں کو یہ سمجھنا  
چاہئے کہ وہ قلم کے خلاف آواز اٹھانے اور بغاوت و فساد

## عبدالخالق گل محمد اینڈ سنسنر

گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز

دکان نمبر N-91 صرافہ بازار میٹھا در کراچی

فون: 2545573

# مسلمانوں کے لئے اگلے

مشہور مؤرخ فی ذہبیو آر علڈہ اپنی کتاب "دھوت اسلام" میں لکھتا ہے:  
 "لیکن اسلام اپنی گزشتہ شان و  
 شوکت کے غاکتر سے پھر اٹھا اور  
 داعظین اسلام نے انہیں دشی مخلوقوں کو  
 جنہوں نے مسلمانوں پر کوئی قلم اخھاند رکھا  
 تھا، مسلمان کر لیا۔"

آج کی صورت حال، خاص طور پر جن ملکوں  
 میں مسلمان عدوی اقلیت میں ہیں اور اپنی میں وہ  
 حکومت و اقتدار کے منصب پر فائز رہ چکے ہیں  
 دوسرے اسلامی ممالک سے مختلف اور زیادہ نازک  
 ہے، یہاں ان کی تاریخ (ایک علمی اور سیاسی سازش  
 کے تحت) اس طرح مرتب اور پیش کی گئی ہے کہ وہ  
 اکثریت میں بغض و نفرت اور انتقامی جذبہ پیدا  
 کرنے کی بھروسہ صلاحیت رکھی ہے، پھر بعض اوقات  
 ان ملکوں کی سیاسی قیادتوں یا واقعی پیش آمدہ ممالک  
 میں مسلمانوں کی رہنمائی و نمائندگی کرنے والی  
 گلیمیں اور جماعتوں نے غیر متعبد جذباتی  
 ناقابت اندھی اور نام و نمود حاصل کرنے کے شوق  
 میں ہنگامہ خیزی سے کام لینے کی غلطی کی، وہاں  
 مسلمان شدیدہ مذہبی منافر اور تعصّب تجدیدی و  
 ثقافتی محاذ آرائی کا شکار ہوئے، پھر نصاب تعلیم  
 صحافت اور ابلاغ عامہ کے ذریعہ مسلمانوں کی

مجہر ان الفاظ میں اس طرح لکھتی ہے:  
 "زمین اپنی ساری وسعتوں کے  
 باوجود ان پر بحکم ہو گئی اور ان کی جائیں  
 بھی ان پر دو بھر ہو گئیں۔"  
 (سورہ توبہ، ۱۱۸)

اس صورت حال کی اگر کوئی مثال بچھلی  
 تاریخ میں مل سکتی ہے تو وہ ساتویں صدی ہجری  
 (تیرہویں صدی یوسوی) میں تاتاریوں کا ترکستان  
 ایران اور عراق پر حملہ ہے، جس نے شہر کے شہر بے  
 چراغ اور قودہ خاک بنا دیئے تھے اور عالم اسلام کی  
**مولانا سید ابو الحسن علی ندوی**

چولیں مل کر رہ گئی تھیں، لیکن وہ ایک نیم دشی قوم کی  
 فوجی یا خوار تھی جس کے ساتھ کوئی دھوت تہذیب  
 فلسفہ نہ ہی نفرت و تعصّب اور جسمانی و معنوی نسل  
 کشی کا منصوبہ یا ارادہ نہ تھا اور نہ وہ کسی محاوازی  
 تہذیب و فلسفہ کے حامل تھے، اس وقت خوش نسبی  
 سے وہ اہل ول صاحب روحاںیت و این کے خالص  
 اور صاحب تاثیر دو ای و مبلغ بھی موجود تھے جن کے  
 اثر و صحت سے پوری کی پوری تاریخی قوم (جو  
 لاکھوں کی تعداد میں تھی) اسلام کی حلقوں گوشی نہیں  
 دیں تھیں کی جامی و محافظا اور علمبردار ہیں گئی اور اس  
 نے متعدد و سیعی و زبردست اسلامی سلطنتیں قائم کیں  
 ہو گیا ہے جس کی تصویر قرآن مجید نے اپنے بلیغ و

ایک دوسری آیت میں فرمایا:  
 "بِحَلَّا كُونْ بے قرار کی الْجَنَاحِ کو قبول  
 کرتا ہے، جب وہ اس سے دعا کرتا ہے  
 اور کون اس کی تکلیف کو دور کرتا ہے اور  
 (کون) تم کو زمین میں (اگلوں کا)  
 جا شیش بناتا ہے۔" (سورہ نحل: ۲۶)

دوسری جگہ فرمایا گیا:  
 "اے ایمان والو! اللہ کے آگے  
 پچی تو پہ کرو، بھب کیا ہے کہ تمہارا پروردگار  
 (ای سے) تمہارے گناہ تم سے دور  
 کر دے۔" (سورہ تحریم: ۸)

خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول  
 مبارک تھا کہ ذرا بھی کوئی پریشانی کی بات پیش آتی  
 تو فوراً نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے اور دعا میں  
 مشغول ہو جاتے۔ حضرت خدیفہ رضی اللہ عن  
 روایت کرتے ہیں: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
 جب کوئی پریشانی کی بات پیش آتی تو آپ نماز  
 شروع کر دیتے۔"

حضرت ابوورداء رضی اللہ عنہ کی روایت ہے  
 کہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک  
 تھی کہ جب بیرونی کی بات ہوتی تو آپ کی پناہ  
 گاہ مسجد ہوتی، آپ دہاں اس وقت تک تشریف  
 رکھتے کہ ہوا نہ چلاتی، اگر آجاتا میں سورج یا چاند کو  
 گھنی پڑتا تو نماز ہی کی طرف آپ کا رجوع ہوتا اور  
 آپ اس وقت تک مشغول رہتے کہ گھن ختم  
 ہو جاتا۔"

اس بنا پر اس وقت دعا و مناجات تلاوت  
 قرآن پاک خاص طور پر ان آیات اور سورتوں کی  
 تلاوت کا اہتمام کیا جانا چاہئے جن میں امن و امان  
 اور فتح و فرجت کا مضمون آیا ہے، مثلاً سورہ قریش،

جاندار پیدا کرتا ہے اور توہی جاندار میں  
 جان پیدا کرتا ہے اور توہی جس کو چاہتا  
 ہے بے شمار رزق بنتا ہے۔" (سورہ آل عمران: ۲۶)

ایک ایسے موقع پر جب ایک مندرج و مظلوب  
 قوم کے غالب آئے اور ایک قاتج اور غالب ملک  
 کے مغلوب ہونے کے بارے میں کوئی امید تھی نہ  
 کوئی چنگوں کی جرأت کر سکتا تھا، قرآن مجید میں  
 صاف فرمایا گیا ہے:

"پہلے بھی اور پچھے بھی خدا ہی کا  
 حکم ہے اور اس روز موسیٰ خوش ہو جائیں  
 گے خدا کی مدد سے وہ جس کو چاہتا ہے مدد  
 دیتا ہے اور وہ غالب و مہربان ہے۔"

لیکن اس تہذیبی حال اور اس خطرے سے  
 بچتے کے لئے جواب مشاہدہ اور تجربہ کی تکلیف میں  
 آگیا ہے کچھ خدائی قانون اس کے بیجے ہوئے  
 آخری پیغمبر انسانیت کی تعلیمات اور خود اس کا اسوہ  
 سنت اور اس کے تربیت یا فتاویٰ اصحاب کالمین کا نمونہ  
 ڈال ہے پیش نظر مضمون میں قرآن و حدیث یہ رہتے  
 ہیں اور اسوہ صحابہ کی روشنی میں چند شرائط و  
 ہدایات کو پیش کیا جاتا ہے:

..... اس وقت دنیا کے تمام مسلمانوں اور  
 خومیت کے ساتھ ہندوستان کے مسلمانوں کا  
 سب سے پہلا فرض اور ضروری کام رجوع الی اللہ  
 اذابت، توبہ و استغفار اور دعا و ابہال (گریہ و  
 زاری) ہے، قرآن مجید کی صورت آیت ہے:

"اے ایمان والو! امداد حاصل کرو  
 صبر اور نماز سے بے شک اللہ تعالیٰ صبر  
 کرنے والوں کے ساتھ ہے۔" (سورہ بقرہ: ۱۵۳)

آئندہ نسل کو اولاد تہذیب و شفاقتی ارتداً ٹھانیا (خاک  
 بدھن) ایمانی و اعضاوی ارتداً کا شکار ہانے کا  
 مخصوص بنا یا کیا اور اس کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے، یہ  
 حالات یقیناً صرف ایمانی و مذہبی غیرت اور پختہ  
 دینی شعور رکھنے والوں کے لئے بلکہ حالات پر طلبی  
 نظر رکھنے والے مسلمانوں کے لئے بھی جو گرد و پیش  
 کے حالات کو دیکھتا، اخبارات پر ہوتا اور خبریں سنتا  
 ہے سخت تشویش انگیز ہیں، وہ بھی بایوی اور بعض  
 اوقات حالات کے سامنے پر انداز ہو جانے پر بھی  
 آمادہ کرتے ہیں، لیکن اس خدائے واحد پر ایمان  
 رکھنے والے مسلمان کے لئے جس کے ہاتھ میں اس  
 کار خانہ عالم کی باگ ڈور ہے، اپنے دین کا محافظ،  
 حق کا حامی، مظلوم کی مدد کرنے والا، پامال اور خستہ  
 حال کو انجانے والا اور سرکش و ملکبر کو نیچا دکھانے والا  
 ہے اور جس کی شان یہ ہے کہ:

"اَللَّهُ الْحَلُقُ وَالْأَمْرُ"

ترجمہ: "دیکھو سب مخلوق بھی اس  
 کی ہے اور حکم بھی اسی کا چلتا ہے۔"  
 کوئی انقلاب اور تغیر حوال نامکن نہیں۔  
 اس خدائے واحد کے ہارے میں مسلمان شہادت  
 دیتا ہے:

"کہو کہ اے خدا! (اے)  
 بادشاہی کے مالک تو جس کو چاہے  
 بادشاہی نہیں اور جس سے چاہے بادشاہی  
 چھین لے اور جس کو چاہے عزت دے  
 اور جسے چاہے ذلیل کرے ہر طرح کی  
 بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے اور بے شک تو  
 ہر چیز پر قادر ہے توہی رات کو دن میں  
 داخل کرتا ہے اور توہی دن کو رات میں  
 داخل کرتا ہے اور توہی بے جان سے

جس میں صد بساں سے مسلمان رہتے چلے آئے ہیں اور بظاہر ان کو اسی ملک میں رہنا ہے جائے باہم انسانی اور شہری بنیادوں پر اتحاد و تعاون اور انسانی جان اور عزت و آبرو کے تحفظ اور انسان کے احترام اور اس سے محبت کی تبلیغ اور تلقین ضروری ہے جو اس ملک کی فنا کو مستقل طور پر متعدل اور پر سکون بلکہ راحت اور باعزم رکھنے کی خاصیت ہے اور جس کے بغیر اس ملک کے (جس کے لئے مختلف مذاہب اور تہذیبیوں کا مرکز اور دلیل ہونا مقدر ہو چکا ہے)

ترقی اور نیک نامی الگ رہی اُسکن دامان اور سکون و اطمینان کے ساتھ باقی رہنا بھی مشکل ہے۔ یہ تحریک پیام انسانیت کے ہام سے کئی سال پہلے شروع کی گئی اور ہندوستان کے تقریباً تمام مرکزی شہروں میں اس کے بڑے بڑے جلسے ہوئے جن میں خاصی تعداد میں غیر مسلم دانشور، فضلاء، سیاسی کارکن اور رہنماء بھی شریک ہوئے۔ اس تعارف اور لٹرچر پر اور ہندی اور انگریزی میں تیار ہو چکا ہے اور اہل شوق کو آسانی سے دستیاب ہو سکتا ہے۔

۵:..... ایک اہم بات یہ ہے کہ مسلمانوں میں (خاص طور پر جہاں وہ اقلیت میں ہیں اور وہاں خلوات اور آزمائشوں کا امکان ہے) صلح پندی صبر و تحمل بلکہ ایثار و فیاضی کے ساتھ عزم وہت صبر و ثبات، شجاعت و دلیری کی صفت را خدا میں مصائب برداشت کرنے اور اس پر اللہ کے اجر و ثواب کی طبع جنت اور لقاء رب کا شوق اور شہادت فی سکل اللہ کے لفاظ کا اختصار بھی موجود و زندہ رہنا چاہئے، اس کے لئے ان صحابہ کرام کے حالات اور داعیان اسلام کے کارناموں کا مطالعہ اور ان کا سنتا و سنانا چاری رکھنا چاہئے، جنہوں نے

۳:..... غیر مسلموں کو اسلام سے متعارف کرنے کی کوشش کریں اور ایسے کسی موقع کو بھی ہاتھ سے نہ جانے دیں ہمارے پاس سب سے بڑی طاقت وہ فطری معمول پر کوشش اور دل و دماغ کو تنبیح کرنے والا دین قرآن مجید کا ایک اعزازی صحیح نبی آخراً زمان صلی اللہ علیہ وسلم کی دلکش اور دل آدمیز سیرت اور اسلام کی قابل فہم قابل عمل اور عظیم سیم کو متاثر کرنے والی تعلیمات ہیں جو اگر کھلے دماغ اور صاف ذہن سے پڑھی جائیں تو اپنا اثر کے بغیر نہیں رہ سکتیں اور انہیں نے دنیا کے وسیع ترین رقبہ اور ممتدان اور ذہنیں قوموں کو اپنا عاشق اور اپنے کار بند بحالیا اور ملک کے لکھ (جو اپنی صد بساں کی تہذیبیں، فلسفے اور حکومتیں رکھتے تھے) ان کے حقوق بگوش اور ان کے داعی و مبلغ بن گئے۔

۴:..... یہ ایک تحقیقت ہے کہ مسلمانوں نے اس ملک میں اس فرض کی ادائیگی میں اور اپنی اس ذمہ داری کے احساس و شعور میں ہر ہمی کوہاںی کی۔ اس کا نتیجہ ہے کہ یہاں کی اکثریت اسلام کی ان روزمرہ کی خصوصیات، نشانیوں اور اذان و نماز (جو شہروں دیہاتوں اور محلوں میں بڑی وقت ہوتی ہے) کے بارے میں بعض اوقات ایسے سوالات کرتی ہے کہ بجائے ان پر ہمی آنے کے اپنی کوہاںی پر رونا آنا چاہئے وہ ان کے مفہوم و مطلب سے اتنے ناواقف ہیں کہ جن کا قیاس میں آنا مشکل ہے۔ ان کے سلسلے میں ایسے تجربے کثرت سے سفر کرنے والوں اور غیر مسلموں سے میل جوں رکھنے والوں کو دن رات پیش آتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے اردو، انگریزی اور ہندی میں اسلام کے تعارف میں جو کتابیں لکھی گئی ہیں ان سے کام لیا جاسکتا ہے۔

۵:..... اس سب کے ساتھ اس ملک میں

اور آیت کریمہ "لا اله الا انت سبحانك انت كلت من الطالمين" کا ورد رکھا جائے۔ ۶:..... دوسری شرط اور ضروری اور فوری قدم یہ ہے کہ معصیتوں سے توبہ کی جائے گناہوں سے احتساب اور احرار بتا جائے، حقوق کی ادائیگی ہو۔ اس سلسلہ میں خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے اس ایک فرمان کا حوالہ دینے پر اکتفا کیا جاتا ہے جو انہوں نے اپنی افواج کے ایک قائد کو سمجھا، وہ تحریر فرماتے ہیں:

"الله کے بندہ امیر المؤمنین عمر کا یہ ہدایت نامہ مخصوصہ بن غالب کے نام اجب کہ امیر المؤمنین نے ان کو اہل حرب سے اور ان اہل صلح سے جو مقابلہ میں آئیں جگ کرنے کے لئے سمجھا ہے امیر المؤمنین نے ان کو یہ حکم دیا ہے کہ ہر حال میں تقویٰ اختیار کریں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ بہترین سامان، موثر ترین تدبیر اور حقیقی طاقت ہے امیر المؤمنین ان کو حکم دیتے ہیں کہ وہ اپنے اور اپنے ساتھیوں کے لئے دشمن سے زیادہ اللہ کی محیثت سے ذریں کیونکہ گناہ دشمن کی تدبیر سے زیادہ انسان کے لئے خطرناک ہے اور (دشمن) ان کے گناہوں کی وجہ سے ان پر غالب آ جاتے ہیں اگر ہم اور وہ دونوں محیثت میں برابر ہو جائیں تو وہ وقت اور اقدام میں ہم سے بڑھ کر ثابت ہوں گے اپنے گناہوں سے زیادہ کسی کی دشمنی سے چوکنا نہ ہوں، جہاں تک ممکن ہو اپنے گناہوں سے زیادہ کسی چیز کی فکر نہ کریں۔"

(تاریخ دعوت عزیت حصہ اول)



(حیات بعد الموت) کے انجام اور ابتعث برے  
تائیگ سے تعلق رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ صاف صاف  
ارشاد فرماتا ہے:

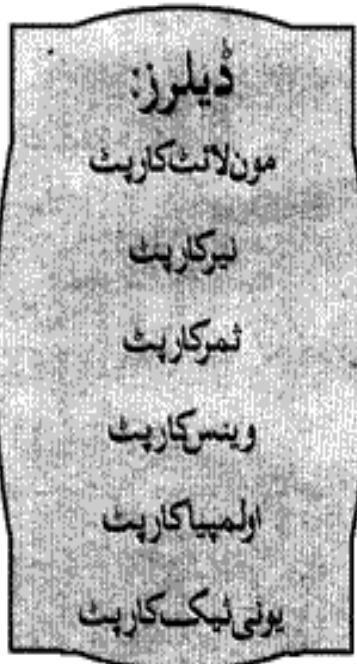
"اے ایمان والو! پچاؤ اپنے  
آپ کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ کی  
آگ سے۔" (سورہ تحریم: ۲)

اور صحیح حدیث میں آتا ہے کہ تم میں سے ہر  
ایک ایک حاکم اور زیر دست اور زیر فرمان لوگوں  
کے ذمہ دار کی حیثیت رکھتا ہے اور ہر ایک سے اس  
کی اپنی اس رہیت (زیر اثر لوگوں) کے بارے میں  
سوال کیا جائے گا۔ اس لئے گھر، محلہ، مسجد، کتب اور  
درس میں بچوں کی دینی تعلیم کا انظام ہونا چاہئے  
اور ہر عاقل و بالغ مسلمان اور عیالِ دار آدمی کو یہ  
ذمہ داری قبول کرنی چاہئے۔

☆☆☆

عقائد و دینی فرائض اور اسلامی اخلاق سے واقف  
کرانے اور بیان وی تعلیم دینے کی ذمہ داری خود  
قول کرنا ہے اور ان پر لازم ہے کہ اس کو اپنا ایسا ہی  
انسانی و اسلامی فرض کبھی جیسا کہ بچوں کی  
خوارک و نندرا، بس و پوشک، صحت و یماری کے  
علان کی ذمہ داری کو سمجھتے ہیں اور اس کا انظام  
کرتے ہیں، بلکہ حقیقت میں دین کی ضرورت،  
عقائد کی تعلیم اور صحیح اسلامی عقیدے کی حفاظت اور  
تفویت کا کام ان جسمانی و طبعی ضروریات کی محیل  
اور ان کے انظام سے بھی زیادہ ضروری ہے اور  
محیل سے غفلت اور اس کے بارے میں کہل  
الگاری سے کام لینے سے زیادہ خطرناک اور بہرے  
تائیگ کا سبب ہے، اس لئے کوئی تعلیم و تربیت اور  
صحیح اسلامی عقائد کا معاملہ ایک لا قابلی وابدی زندگی  
راہ خدا میں بڑی بڑی آنکھیں اٹھائیں اور قربانیاں  
دیں اور ان کو افضل اعمال اور قرب خداوندی و  
حصول جنت کا سب سے بڑا ذریعہ سمجھا، کچھ عرصہ  
پہلے پڑھے لکھے اور دیندار گھر انوں میں واقعی کی  
فتح الشام کا ملکوم اردو ترجمہ صصام الاسلام  
گھروں میں بجلسوں میں پڑھا جانا تھا اور اس کا بڑا  
اثر پڑتا تھا، اب بھی حکایات صحابہ (از شیخ الحدیث  
مولانا محمد زکریا) "شاہنامہ اسلام (حفظہ جا لدھری)"  
اور رقم سطور کی کتاب "جب ایمان کی بہار آتی" سے کام لیا جاسکتا ہے، ان کو مسجدوں، بجلسوں اور  
گھروں میں پڑھنے کا رواج ڈالنا چاہئے۔

۶:..... بڑی ضروری اور آخری بات یہ ہے  
کہ اس وقت ہر گھر کے ذمہ داروں، بچوں کے  
والدین اور موجودہ نسل کے لوگوں کو اپنے بچوں اور  
اپنی آئندہ نسل کو دین کی ضروریات سے اسلامی



# جبار

پتہ:

این آرائونیو، نزد حیدری پوسٹ آفس بلاک "جی" برکات حیدری، ناظم آباد

فون: 0921-21-5671503 فیکس: 6646888-6647655

E-mail: jabbarcarpet@cyber.net.pk

# رسوہ البر لہجی اور شدیدہ آرزی

راستہ تلاوں گا۔ اے میرے باپ! تم شیطان کی پرستش مت کرو بے شک شیطان رحمن کا نافرمانی کرنے والا ہے اے میرے باپ! میں اندر یہ کہرتا ہوں کہ تم پر رحمن کی طرف سے کوئی عذاب نہ آپزے پھر تم (عذاب) میں شیطان کے ساتھی ہو جاؤ۔“ (سورہ مریم: ۲۲-۲۵)

ابراہیم علیہ السلام کی یہ صاف گوئی اور ان کا اعلان حق آزر کی بت ساز طبیعت کو جیتنے کر سکا اور وہ اس غیر حقیقی ماحول کو چھوڑ کر اپنے بیٹے کی بات سننے اور ماننے پر کسی طرح تیار نہ ہوا اور اس نے صاف صاف کہ دیا:

”باپ نے جواب دیا کہ تم میرے مددوں سے پھرے ہوئے ہو اے ابراہیم! اگر تم بازن آئے تو میں ضرور تم کو پھردوں سے ٹگلار کر دوں گا اور بیٹہ یہ کہ کئے مجھ سے برکنا رہو۔“ (سورہ مریم: ۲۶)

لیکن ابراہیم علیہ السلام ہر طرح کی دھمکی اور خطرے سے بے پروا اپنے کام میں مشغول رہے اور فطرت کے اصول کے ساتھ انہوں نے کسی ایسے تصور کو مانے یا اس کے قبول کرنے سے قطعاً انکار کر دیا جو انسان کو انسان ہی کے آگئے نہیں۔

کے اردو گروہ گوم رہا تھا اور جس کا مطلب نظر صرف معدہ تھا اور مادہ کی ایک گھناؤنی ٹکل جس کا مرکز توجہ و گھر سے لے کر باہر تک ساری دنیا میں ایک کام میں مشغول تھی اور وہ تھابت سازی اور بت پرستی کا کاروبار خود حضرت ابراہیم علیہ السلام کے باپ آزر بت پرست ہونے کے ساتھ ایک بڑے ماہر بت تراش اور اپنے زمانے کے فنکار بھی تھے پورا ماحول اسی بت سازی اور بت پرستی کی لعنت میں گرفتار تھا۔ انسان کی مزاجی یہ تھی کہ کم از کم اگر وہ بت ساز نہیں ہے تو بت پرست ضرور ہو۔ اس وبا نے تمام انسانوں کو بوری طرح گھیر کھاتھا اور ہر شخص اپنے حقیقی ماحول سے دور بہت دور ایک ایسی خاردار

اندھی تقلید پر احتجاج کیا اور انہوں نے اس غیر حقیقی مولانا سعید الرحمن الاعظمی

ماہول کے خلاف اعلان جگل کیا اور اپنے باپ آزر کو اس پر راہ روی سے باز رہنے کی فہماں کی اور قرآن مجید کی زبان میں ابراہیم علیہ السلام نے صاف صاف کہا:

”بجد انہوں نے اپنے باپ سے جو کہ مشرک تھا کہا کہ: اے میرے باپ! تم اسی چیز کی کیوں عبادت کرتے ہو جو نہ کچھ نہ اور نہ کچھ دیکھئے اور نہ تمہارے کچھ کام آئے۔ اے میرے باپ! میرے پاس ایسا علم پہنچا ہے جو تمہارے پاس نہیں آیا تو تم میرے کہنے پر چلو! تم کو سیدھا اس محدود اور مقید ذہن کو دیکھا جو ایک نیک دائرے

اور ایم علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا میں اس وقت آئے جب معصیت کا بازار ہر طرف گرم تھا، گھر سے لے کر باہر تک ساری دنیا میں ایک کام میں مشغول تھی اور وہ تھابت سازی اور بت پرستی کا کاروبار خود حضرت ابراہیم علیہ السلام کے باپ آزر بت پرست ہونے کے ساتھ ایک بڑے ماہر بت تراش اور اپنے زمانے کے فنکار بھی تھے پورا ماحول اسی بت سازی اور بت پرستی کی لعنت میں گرفتار تھا۔ انسان کی مزاجی یہ تھی کہ کم از کم اگر وہ بت ساز نہیں ہے تو بت پرست ضرور ہو۔ اس وبا نے تمام انسانوں کو بوری طرح گھیر کھاتھا اور ہر شخص اپنے حقیقی ماحول سے دور بہت دور ایک ایسی خاردار وادی میں بھلک رہا تھا جہاں بجز معدہ و مادہ کے کسی اور بات کا گزرنہ تھا اور لوگ اس کے علاوہ کسی اور چیز سے آشنا بھی نہیں تھے۔

حرص و ہوس سے جذبے ہوئے اسی ماحول میں ابراہیم علیہ السلام نے آنکھ کھوئی، انہوں نے اپنی حقیقت آشنا نہیں سے اس گھنٹے ہوئے انسان کو دیکھا جو اپنی ساری صلاحیتوں کو پھر اور لکڑی کے ٹکلوں پر صرف کر رہا تھا، انہوں نے ایک بے جان اور بے حس و حرکت بت کے سامنے لوگوں کو اپنی پیشانیاں نکلتے ہوئے دیکھا، انہوں نے اس محدود اور مقید ذہن کو دیکھا جو ایک نیک دائرے

بچکا تھا تھاری سخت تو ہیں ہے اور تمہارے منصب پر بلکہ کائید ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہزاروں سال پہلے جن خود ساخت معبودوں اور خانہ ساز اصولوں کو توڑا تھا آج دنیا پھر انہیں معبودوں اور انہیں اصولوں کی بحروی کر رہی ہے تاریخ نے گویا اپنے آپ کو درجرا ہوا اور آزر کی صفت کو آج پھر فروغ حاصل ہوا ہے۔ وسائل و اسباب کے سامنے آج بخوبیات کا سفرم ہو رہا ہے کار سازی تھی سے بے تعلقی اور فنا ہو جانے والے اسباب پر کامل توکل و بخوبی، آج کی دنیا کا اصول ہنچکا ہے۔

یہ آزری فتنہ جب بھی دنیا میں فروغ پائے گا اور وہ مدد و دلکش ماحول جہاں بھی قائم ہو گا، وہی لفظیں اس کے ساتھ آئیں گی، معیار بدل جائے گا، ذاتی توزن تغیری ہو جائے گا، گناہوں لذتوں اور شہوات نفس کو اخلاقی قدروں کا درجہ دے دیا جائے گا، ہر بے اصولی اور فطرت سے بغاوت کو فن اور خدمت کا لباس پہندا دیا جائے گا اور انسان نہ صرف انسان کے آگے جھکتے گے گا بلکہ وہ گناہوں کی عبادت، نفس کی پرستش، رذالت و کمیتکی کو فروغ دینے کے لئے اپنے سارے امکانات کو صرف کرنے کی ہیم کوشش میں لگ جائے گا اور انسانیت دم توڑتی ہوئی نظر آئے گی۔

فتنہ آزری آج سے ہزارہ سال پہلے پیہا ہوا تھا، لیکن آج پھر وہ تازہ دم ہے اور ساری دنیا کو اپنے تجزیہ و سیلاج کی زدیں لے چکا ہے اگر پہلے ایک آز رخ تھا تو آج ہزاروں لاکھوں آزر پیدا ہو چکے ہیں اگر اس آزر نے ٹکار کرنے کی دھمکی دی تھی تو آج کے آزر لاکھوں ابراہیموں کو گولی کا نثار بنانے کے لئے اور دارکے تنگوں پر لٹکا چکے ہیں اس آزر

مرتبہ پر بھی ہے اور وہ کس طرح ہے سے بلکہ پھر دن اور بے حس و حرکت محسوس کے سامنے نہیں نیاز جھکانے پر آمادہ کرنے والے اس مصنوعی اور بے جان ماحول میں ایک انجی خی تھے لیکن ان کے ایمان کی طاقت نے اپنے زمانے کی بڑی سے بڑی ہر گوشے میں یہ پہلواس قدر نمایاں ہے کہ ہر موقع پر اس کا انتہا ہوتا ہے خواہ دو آتش نمرود ہو یا وادی غیر ذی زرع کے پتے ہوئے ریگستان ہوں ہے یا درود گاری بھی کے بے تابی اور شدت انتحار ہو یا شیر خوار پتچ کی پیاس کی شدت ہو ظالم و جابر با دشا ہوں کی نظر حرص ہو یا پوری قوم اور برادری کی شدت عداوت ہو آپ جد ہبھی نظر ڈالنے والے وسائل و اسbab کا نقدان اور بے یاری و بے بھی بخوبی تھی دی کر دینے میں انہوں نے ذرا بھی تامل نہیں کیا جس کا انعام یہ ہوا کہ خانہ نمیں پہا ہو گئے دشمن تھکت کھا گئے اور آگ کے دیکھتے ہوئے شعلے گل و گلزار ہن کر رہے یہ ابراہیم علیہ السلام کے ایمان کی وہ لازواں اور غیر فانی طاقت تھی جس کے سامنے دنیا آگ کے دیکھتے ہوئے شعلوں میں اپنی جان عزیز کو فنا کر دینے میں انہوں نے ذرا بھی تامل نہیں کیا جس کا انعام یہ ہوا کہ خانہ نمیں پہا ہو گئے دشمن تھکت کھا گئے اور آگ کے دیکھتے ہوئے شعلے گل و گلزار ہن کر رہے یہ ابراہیم علیہ السلام کے ایمان کی وہ لازواں اور غیر فانی طاقت تھی جس کے سامنے دنیا

کی ہر بڑی طاقت تھکت خود رہ تھی اور جس نے اپنے زمانے کے جابر اور صاحب سلطنت بادشاہ کے سامنے اس شان بے نیازی کا مظاہرہ کیا جس کی مثل دنیا کی تاریخ میں مخفود ہے۔

اس آزری ماحول کو جنم دینے اور اس غیر تھیقی معاشرہ کو برپا کرنے میں جس چیز کو سب سے زیادہ خودی اور تمہاری مرتبہ کے کسی طرح شایان شان نہیں ہے تم اشرف الخلوقات ہوتے ہوئے بت سازی و بت پرستی میں مشغول ہو تم انسان ہو کر ان محسوس کے سامنے جھکتے ہو جو تم کو بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتے ہیں بلکہ وہ ہر وقت تمہارے ہی محتاج رہے ہیں ان پر ایک بھی پیٹھ جائے تو اس کو اڑانے کی بھی طاقت جس معبود کے اندر نہ ہو وہ بلاشبہ باطل و نافع ہے اور اس سے لوٹانا اس کے سامنے جبکہ نیاز وسائل کے بغیر بھی انسان کس طرح بلند سے بلند

کا طوفان اتنا بارخی نہیں تھا جتنا اس کے معبین اور لوگ مصروف ہیں، بھی فن اور آرٹ کے نام سے کوئی حرج نہیں کھینچ رکی طور پر ابراہیم علیہ السلام کی سنت کی بحروی کر لینا اور ان کی یادگار میں شریک نفس کی پوجا ہو رہی ہے تو بھی خدمت اور ترقی کے نام سے بت پڑتے جا رہے ہیں اور کہیں علم و ادب کا سائنس بورڈ لگا کر مادیت کے سیالب کو آگے کی قربانی دے دیا کافی نہیں اور نہ اس سے اس طوفان کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے، جس کا مقابلہ حضرت موبین ہے جس میں ابراہیم علیہ السلام کی متعدد یادگاروں اور مختلف آزمائشوں کو ہم یاد کرتے ہیں ابراہیم علیہ السلام نے اپنے زمانے میں کیا۔

آج اس بہت شکن اور بہادر مرد�وں جری اور غلص ابراہیم کی ضرورت ہے جس نے اپنے نفس اس وقت دنیا مادیت کے سامنے اس طرح ایمانی سے آزر کے جادو کو توڑا اور اپنے اخلاص و عمل کے جذبے سے آزر کے بت کدو کو خٹکا کیا اس بہت کدو میں آج ہر بہت سے بت جن ہو گئے ہیں اور ان کو توڑنے کے لئے ایک ابراہیم کی ضرورت ہے لیکن بجز ابراہیم علیہ السلام کے بیرونیں کے اور کون ہو سکتا ہے جو اس ہم کو انجام دے اور ابراہیم سنت کو پھر سے زندہ کر کے انسانیت کا خراج حاصل ہے۔

☆☆☆

یکن اس اعتراف کے باوجود یہ کہنے میں اور اس کی پرستش میں

کوئی حرج نہیں کھینچ رکی طور پر ابراہیم علیہ السلام کی سنت کی بحروی کر لینا اور ان کی یادگار میں شریک ہو لینا اور سال میں عید الاضحی کے موقع پر ایک جانور کی قربانی دے دیا کافی نہیں اور نہ اس سے اس طوفان کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے، جس کا مقابلہ حضرت موبین ہے جس میں ابراہیم علیہ السلام کی متعدد یادگاروں اور مختلف آزمائشوں کو ہم یاد کرتے ہیں اور اس کی ایمانی میں ہم بھی خدا کے حضورانپی معمولی قربانی چیز کر سکیں جو رات کرتے ہیں بلاشبہ ہماری قربانیاں صفا و مردہ کے درمیان ہماری سی اور اس گھر کا طواف جس کو ابراہیم علیہ السلام نے اپنے ہاتھوں سے تعمیر کیا تھا یہ سب یکجا بہت ضروری اور ان کو انجام دینے والا خوش قسمت اور باعث صد مبارکباد ہے اور ان سے انکار کرنے والا قابل عتاب و ملامت بلکہ وائرہ اسلام سے خارج ہے۔



®

TRUSTABLE  
MARK

Hameed BROS  
JEWELLERS

3, Mohan Terrace Sharhah-e-Iraq Saddar Karachi. Code: 74400

Phone : 5675454, 5215551 Fax : (092-21) - 5671503

# اصل کے

## قاضی نہیں نہ نہیں

انسان پر اس وقت مسلط کیا جاتا ہے جب وہ اس سے ڈرتا ہے اگر آدمی صرف اللہ سے ڈرتے تو اللہ کا غیر اس پر مسلط نہیں کیا جاتا آدمی کو اس کے حوالے کر دیا جاتا ہے جس سے وہ امیدیں واپس کرتا ہے اگر آدمی صرف اللہ سے امیدیں لگائے تو اللہ اس کو کبھی اپنے غیر کے پروردہ کرے۔

(اسد القاب جلد سوم ص: ۲۲۹)

اللہ اپنی مخلوق کو رزق کیے دیتے ہیں:

علامہ آلویؒ نے تفسیر روح المعانی میں آیت: "وَمَا مِنْ دَاهِيٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا" کے ذیل میں ایک بہت سبق آموزہ انعام بیان کیا ہے۔ ایک دن حضرت مولیٰ علیہ السلام کے دل میں یہ خیال آیا کہ اللہ ساری دنیا کو رزق کس طرح دتا ہے؟ یہ شک و شبہ نہیں تھا، ابھی علیہم السلام کا ایمان کامل ہوتا ہے، لہجہ مجدد ایک خیال تھا، اس حقیقت کو جانتے کے لئے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مولیٰ علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ اس چنان پر لاغی مارہ، حضرت مولیٰ علیہ السلام نے جب ایک بار چنان پر ڈندا مارا تو ایک تہہ اڑ گئی، دوسرا بار مارا تو ڈننے کی دوسری تہہ اڑ گئی، تیسرا بار حضرت مولیٰ کے ڈننے کی ضرب سے جب چنان اڑ گئی تو دیکھا کہ اس کے اندر ایک کیڑا ہوا پہ کھار ہاتے حالانکہ تین

اپنی وادیٰ خوابگاہ (قبر) تک پہنچا دے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا: ابو عبیدہ! دنیا نے تم سب کو بدل دیا، مگر تمہیں نہیں بدل سکی۔ (سر اطام المذاہ جلد اول ص: ۱۷)

اللہ کا خوف مخلوق کا ڈر دل سے نکال دیتا ہے: حضرت عبداللہ بن عمرؓ تیار ہو کر سفر کے لئے نکل کھڑے ہوئے، پٹھے پٹھے ایک جگہ دیکھا کہ بہت سارے لوگوں کی بھیز سر را کھڑی ہوئی ہے۔ حضرت ابن عمرؓ بھی وہاں پہنچ کر رک گئے، لوگوں کے خوف زدہ اور

سر ایکہ چہروں پر ایک نظر ڈالی اور دریافت فرمایا: کیا

عبداللہ

بات ہے؟ یہ لوگ یہاں چیز راستے میں کیوں کھڑے ہیں؟ حضرت! آگے چیز راستے پر ایک شیر کھڑا ہے، کسی نے جواب دیا، یہ سب لوگ اس کے خوف سے آگے نہیں بڑھ رہے ہیں۔ حضرت ابن عمرؓ سن کر اپنی سواری سے اتر گئے اور پیدل چل کر اس جگہ تک پہنچ دیکھا تو واقعی وہاں شیر موجود ہے، وہ بالاخوف و تردد ہے اور وہاں سے روشنی کے کچھ گلزارے اخلاعے حضرت عمرؓ نے دیکھا تو وہ پڑے۔

امیر المؤمنین امیں نے تو پہلے ہی آپ سے عرض کیا تھا کہ آپ میری حالت پر آنکھیں نجوریں گے، حضرت ابن عمرؓ نے عرض کیا۔ بات دراصل یہ ہے کہ انسان کے لئے اتنا اٹاٹہ کافی ہے، جو اسے

ایک مسلم گورنر کا معیار زندگی: حضرت ابو عبیدہ بن الجراح شام کے گورنر تھے، اسی زمانے میں امیر المؤمنین حضرت عمر صعوب کے دورے پر شام تشریف لائے۔ ایک دن حضرت عمرؓ نے ان سے فرمایا: مجھے اپنے گھر لے چلے! آپؓ میرے گھر جا کر کیا کریں گے؟ حضرت ابو عبیدہ نے جواب دیا: وہاں آپ کو شاید میری حالت پر آنکھیں نجوریں کے سوا کچھ حاصل نہ ہو؟ میں جب حضرت عمرؓ نے اصرار فرمایا تو وہ ان کو اپنے گھر لے گئے، حضرت عمرؓ گھر میں داخل ہوئے، چاروں طرف نظریں گھما میں وہاں کوئی سامان ہی نظر نہ آیا، پورا گھر ہر تم کے سامان سے خالی تھا۔ آپؓ کا سامان کہاں ہے؟ حضرت عمرؓ نے فرط حیرانی سے سوال کیا، یہاں تو بس ایک نمدہ ایک پیالہ اور ایک ملٹیزیرہ نظر آ رہا ہے، آپ تو امیر شام ہیں، اچھا آپؓ کے پاس کھانے کی بھی کوئی چیز ہے؟ حضرت عمرؓ نے قدرے تو قدرے کے بعد پھر پوچھا یہ سن کر حضرت ابو عبیدہ ایک طاق کی طرف ہڑھے اور وہاں سے روشنی کے کچھ گلزارے اخلاعے حضرت عمرؓ نے دیکھا تو وہ پڑے۔

امیر المؤمنین امیں نے تو پہلے ہی آپ سے عرض کیا تھا کہ آپ میری حالت پر آنکھیں نجوریں گے، حضرت ابو عبیدہ نے عرض کیا۔ بات دراصل یہ ہے کہ انسان کے لئے اتنا اٹاٹہ کافی ہے، جو اسے

"اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

نے تیرے متعلق بالکل حق فرمایا تھا کہ یہ

وائے کوئنے سے پہلے اسی زندگی میں اس کے عمل کی سزا پہنچتا پڑتی ہے۔"

اس حدیث کی شرح میں محدثین فرماتے ہیں کہ اور گناہوں کی سزا مرنے کے بعد آخرت میں ملے گی، لیکن ماں باپ کا دل دکھانے والوں کو اسی دنیا میں سرماں جاتی ہے اور اس وقت تک موت نہیں آ سکتی جب تک اس کا بدل نہ مل جائے۔

حضرت شاہ عبدالغفاری بھولپوری علیہ الرحمہ اپنے ملفوظات میں مذکورہ حدیث ذکر کر کے ایک واقعہ بیان فرمایا کرتے تھے کہ ایک شخص نے اپنے باپ کے گلے میں ری باندھی اور اس کو گھینٹا ہوا بوساڑی (بانس کے درختوں) تک لے گیا جو سامنے دیں میں گز کے فاطمے پر تھی وہاں پہنچ کر باپ نے میں سے کہا کہ: "یہاں اب اس کے آگے مت کھینچا ورنہ تو خالی ہو جائے گا۔" میا تجھ سے بولا: میں نے یہ جو میں گز تک ری باندھ کر آپ کو کھینچا ہے تو کیا ابھی تک میں خالی نہیں ہوں؟ باپ نے کہا: ہاں تو ابھی تک خالی نہیں ہوا کیونکہ میں نے ابھی اپنے بابا کو یعنی تیرے دادا کو اسی طرح بیہاں تک کھینچا تھا لہذا ابھی تک مجھے اپنے عمل کا بدل ملا اب اس جگہ سے اگر تو آگے بڑھے گا تو خالی ہو جائے گا۔ (مواعظ و درجات حکیم محمد اختر صاحب ص: ۲۲۵)

غایت احتیاط و تقویٰ کی چند روشن مثالیں:

..... حضرت ابو بکر صدیقؓ جب ظیفہ ہوئے تو ان کی تجارت بند ہو گئی اور بیت المال سے ان کے لئے ڈھائی ہزار درہم سالانہ مقرر کئے گئے اسی پر آپ کا گزارہ تھا۔ ایک دن ابیہ نے کہا کہ شیرنی کھانے کو تھی چاہتا ہے، فرمایا کہ بیت المال سے ملنے والے وظیفہ میں سے تھوڑا تھوڑا اپچاؤ کسی دن مشی چیز پکالیا، چنانچہ یوں نے ایسا ہی کیا اور

مالک کے نہ ملنے پر حیرات کر دیے۔ (صحیح با اولیاء ص: ۲۵۹)

آخر گورز کس بات کے لئے ہوں:

حضرت سلمان فارسیؓ مدائن کے گورز ہیں،

رعایا کی دیکھ بھال کے لئے بازاروں میں گفت

کر رہے ہیں، لیکن بدن مبارک پر ایسی پوشش

ہے جس سے کسی مزدور پیش آدمی ہونے کا شہر ہوتا

ہے، چونکہ مدائن میں اس وقت ایک بڑا میلہ لگتے

جارہا ہے، اس لئے تاجردوں کے قائلے ساز و سامان

کے لئے چلے آ رہے ہیں۔ ابھی ابھی ایک قادر کا

ہے، ان تاجردوں کو سامان اخانے کے لئے کسی

مزدور کی تلاش ہے، سامنے ہی حضرت سلمان فارسیؓ

نظر آ جاتے ہیں تو یہ تاجر ان کو آواز دے کر سامان

اخواستے ہیں، راستہ میں لوگوں کی نظر جب سلمان

فارسیؓ پر پڑتی ہے تو وہ لوگ ان تاجردوں سے کہتے

ہیں کہ تم لوگوں نے یہ کیا غصب کیا؟ یہ تو مدائن کے

گورز حضرت سلمان فارسیؓ ہیں یہ سختے ہی تاجردوں

کے خواستہ ہو جاتے ہیں اور وہ حضرت سلمانؓ

سے معافی کے خواستگار ہوتے ہیں، حضرت سلمان

فارسیؓ فرماتے ہیں: اس میں تو کوئی حرجنہیں ہے

کہ میں تم لوگوں کا سامان منزل تک پہنچا دوں،

آخر گورز کس بات کے لئے ہوں؟ (کچھ دیر ام

تح کے ساتھ، ص: ۶۲)

والدین کو ایذا پہنچانے کی سزاد نیا ہی میں مل جاتی ہے:

مکملہ شریف میں مردی ایک حدیث کا ترجیم

درج ذیل ہے:

"الله جل شانہ اپنی خطا سے تمام

گناہوں کی مغفرت فرمادیتے ہیں، مگر

والدین کی نافرمانی اور ایذا رسانی کرنے

چنانوں کے اندر کہیں کوئی سوراخ بھی نہیں تھا

در اصل اللہ جل شانہ کو دکھانا مقصود تھا کہ ہم رزق اسی

طرح پہنچاتے ہیں۔ علامہ آلویؒ نے مزید لکھا ہے کہ

چنان کی تیسری تہہ میں چھپا ہوا کیڑا نہ صرف ہر اپنے

کھارہ تھا بلکہ وہی وظیفہ بھی ہے ہر ہاتھا:

"سبحان من بروانی (پاک ہے

وہ اللہ جو مجھے دیکھ رہا ہے) وسمع

کلامی (اور جو میری بات کو سناتا ہے)

ویعرف مکانی (اور جو میرے رہنے کی

جگہ کو بھی جانتا ہے)۔"

(تفسیر روح المعنی ج ۱۲ ص: ۲)

ای طرح کا ایک بصیرت افزوز و اقدام عالانا

ڈاکٹر قمی الدین ندوی نے حضرت شیخ الحدیث

مولانا محمد زکریا کاندھلوی علیہ الرحمۃ کے ملفوظات

"صحیحہ با اولیاء" میں بھی نقل کیا ہے۔ حضرت شیخ

الحدیث نے ارشاد فرمایا کہ ڈاکوؤں کی ایک

جماعت کہیں جارہی تھی اسراستہ میں انہوں نے دیکھا

کہ دو درخت ہیں: ایک انگور کا سر بر زرد درخت ہے

اور دوسرا کیکر کا درخت، ایک بُل بُل بارہا انگور کے

درخت سے اس کا دانہ چوچی میں لے کر کیکر کے

درخت پر جارہا ہے، ڈاکو کے سردار کو اس پر بُل

تجھ ہوا، جب غور کیا تو دیکھا کہ کیکر کے درخت

درخت پر ایک اندر حساس پ من کھولے ہوئے ہے،

وہ بُل دانہ ناکر اس کے منہ میں ڈال دیتا ہے اس

نے اپنے دل میں غور کیا کہ جب ایک اندر ہے

سانپ کی روزی کا اللہ جل شانہ نے یہ انظام

فرما رکھا ہے تو کیا وہ ہمارے لئے نہ کرے گا۔

چنانچہ یہ واقعہ اس کی بدایت کا بہانہ بن گیا، اس

سردار نے اور اس کے ساتھیوں نے توبہ کی اور

لوگوں کا سامان پکڑے وغیرہ سب واپس کر دیے یا

## قادیانی عقائد ایک نظر میں

بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحاںیت چھٹے ہزار کے اخیر میں یعنی ان دنوں میں ہب نسبت ان سالوں کے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے بلکہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہے۔” (خطبہ الہامیہ مندرجہ قادیانی مذہب صفحہ ۲۵۹)

پوری قادیانی جماعت ان عقائد پر ایمان رکھنے کی وجہ سے کافر، مرتد اور زندگی نظریتی ہے۔ آپ خود فیصلہ کیجئے کہ ایسے لوگ جو اس قسم کے عقائد رکھتے ہیں، ان سے میل جوں تعلقات لین دین اور کاروبار کرنا ہمارے لئے روائے؟

قادیانی جماعت کا بنیادی عقیدہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح مکہ مکرمہ میں جنم لیا تھا، اسی طرح اس کے تقریباً ڈیڑھ ہزار سال بعد مرزا غلام احمد قادیانی کی صورت اختیار کر کے قادیان میں دوبارہ جنم لیا: ”اور جان کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ پانچویں ہزار میں مبوث ہوئے ایسا ہی مسح موعود (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) کی بروزی صورت اختیار کر کے چھٹے ہزار کے اخیر میں مبوث ہوئے۔ پس جس حق نے ان سے انکار کیا۔ اس نے حق کا اور نص قرآن کا انکار کیا

چند روز بعد کوئی میشی چیز پا کر سامنے رکھ دی حضرت ابو بکر صدیقؓ نے دریافت فرمایا کہ روزانہ تم کتنا بچاتی رہی ہو؟ اس پر یہودی نے کوئی خاص مقدار بیان کی تو انہوں نے بیت المال کو کوئی بیجا کہ میرے وظیفہ سے اتنی مقدار کم کر دی جائے کیونکہ بغیر بیخا کھائے بھی زندگی بسر ہو سکتی ہے۔ (کنز العمال ج ۲ ص ۳۱۲)

۲: ..... حضرت عمرؓ اپنے زمانہ خلافت میں ایک بار رات کو بیت المال میں بیٹھے ہوئے تھے کسی ضرورت سے حضرت علیؓ بھی وہاں تشریف لے آئے اور عرض کیا کہ مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے، حضرت عمرؓ نے دریافت کیا کہ اپنے کسی نبی اور ذاتی معاملے میں گھٹکو کرنی ہے یا خلافت کے کسی معاملہ میں کچھ کہنا ہے؟ حضرت علیؓ نے عرض کیا کہ مجھے اپنے ایک ذاتی معاملہ میں بات کرنی ہے، حضرت عمرؓ نے فرمایا تو چلو کسی اور جگہ چل کر بات کریں، کیونکہ بیت المال کی روشنی میں بیٹھ کر ذاتی گھٹکو کرنا درست نہیں ہے۔ (کنز العمال ج ۶ ص ۳۵۷)

۳: ..... ایک مرتبہ زمانہ خلافت میں حضرت عمرؓ کی خدمت میں بڑیں سے کچھ مشک آگیا، آپؓ نے فرمایا کہ کوئی عورت اسے قول دیتی تو میں اسے تقسیم کر دیتا، آپ کی اہمیت حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ میں قول دوں گی؟ آپؓ نے فرمایا کہ تم سے نہیں تکواؤتا، کیونکہ مشک اتنے وقت ظاہر ہے کہ تمہارے ہاتھ میں لگے گا، لہذا اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ تمہارے حصہ میں دوسرے مسلمانوں سے زیادہ مشک آجائے گا۔ ربی اللہ عن درضواعنه۔ (کنز العمال ۶/ ۲۵۸)

**ABDULLAH SATTAR DIN & SONS JEWELLERS**

**عبداللہ ستار دین اسٹنڈ سنر جیولرز**

**Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers**

Shop: 85, Kundan Street, Sarafa Bazar,  
Mithader, Karachi. Ph: 2514972-2531133

# نماز تہجد کے فضائل

اعزت بھی قرآن کریم میں اپنے تہجد گزار بندوں کی تعریف کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

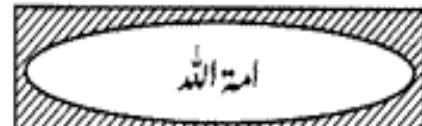
”اللہ کے نیک و صالح بندوں کے پہلو راتوں کو بستروں سے دور رہتے ہیں وہ اپنے اعمال سے خوف زدہ رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم کی آس گائے اس کو پکارتے رہتے ہیں، یعنی عبادات الہیہ میں مشغول رہتے ہیں اور ہمارے دیے ہوئے مال و دولت میں سے خرچ کرتے رہتے ہیں۔“ (سورہ سجدہ: ۱۲)

خور کرنے کی بات ہے کہ راتوں میں ہونے والے پودگراموں اور تھاریب میں تو ہم لوگ ہرے ذوق و شوق سے شریک ہو کر آدمی آدمی رات اور بھی پوری پوری رات خائع کر دیتے ہیں، نہ نیندا آتی ہے نہ تھکن کا احساس ہوتا ہے اور نہ ہی کسی طرح کی سُتی اور کسل پیدا ہوتا ہے لیکن راتوں کو اٹھ کر خالق کا نکات کے سامنے کھرا ہوتا، چار چھوڑ کھتوں کا پڑھ لیتا ہوا بھاری لٹتا ہے جبکہ اس تھوڑی سی محنت کے بدلتے میں جو کچھ ملنے والا ہے اس فانی دنیا میں اس کا اندازہ لگانا بھی ناممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ امت محمدیہ (علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام) کو نوافلِ خوب صاحبہ تہجد کی توفیق سے مالا مال فرمائے۔ (آمین، ثم آمین)۔

وقت ذکر و اذکار اور یاد خدا کر سکتے ہو تو ضرور کر لیا کرو۔“ (رواہ الترمذی)

جب ساری دنیا بخشی نیند کے مزے لے رہی ہو اور زم گرم بستروں میں محو خواب ہو اس وقت کوئی گرم لحاف کو چھوڑ کر اللہ کے حضور ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو جائے تو اللہ دربِ اعزت اس کو پھار طرح کے انعامات سے فوازے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

”تہجد کی نماز پابندی سے پڑھنے والے کو چار نعمتیں عطا کی جائیں گی: (۱) نماز تہجد کی برکت



سے اللہ تعالیٰ اس کو اپنے قرب سے نوازے گا، (۲) گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے گا، (۳) نیز اس عظیم عبادات کی برکت سے اس کے تمام گناہوں کو معاف فرمادے گا، (۴) صحیح سورے اللہ کر تہجد کی نماز پڑھنے کی برکت سے وہ بہت سی بسمانی پیاریوں سے محفوظ رہے گا۔“ (رواہ الترمذی)

گویا یہ ایک ایسی نماز ہے جس میں دنی اور جسمانی ہر دو فائدے مضر اور پوشریدہ ہیں، اللہ درب

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: ”رات کے آخری پہر میں

نفل نماز یعنی تہجد کو ادا کرنا ابوابِ خبر میں سے ہے۔“

عام طور پر لوگ تہجد کی جانب بالکل توجہ نہیں دیتے اور بہت سے لوگ تو یہ کہہ کر اپنے آپ کو بری الدم کر لیتے ہیں کہ ہم سے فرائض ہی پورے نہیں ہوپاتے تو نوافل کی طرف کیا توجہ دیں، اور پچھے لوگ تو دوسروں کی بھی ہتھ لٹکنی کرتے ہوئے یہ کہنے لگتے ہیں کہ اس زمانے میں فرائض کا اہتمام کر لینا ہی کافی ہے، نوافل کی ضرورت نہیں ہے، بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز تہجد کی فضیلت یا ان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

”فرغ نمازوں کے بعد سب سے افضل تین نمازوں تہجد کی ہے۔“ (رواہ مسلم) یہ ایک بھی حقیقت ہے کہ نوافل کی ادائیگی کی برکت سے فرائض کی پابندی کی توفیق بھی مسرا آجائی ہے، نیز انسان اور اس کے رب کے درمیان پائے جانے والے قابلے ختم ہو جاتے ہیں، قربت ہم جاتی ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن جبہؓ سے فرمایا:

”رات کے آخری پہر (تہجد کے وقت) میں اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے، اگر تم اس

# مباحثہ مبارکہ مرحوم مولانا مسیح بخاری قادری

کر دیا کہ وہ آئندہ علماء سے مباحثہ نہیں کیا کریں گے۔ (انجام آنحضرت ص: ۲۸۲) یہ مرزا صاحب کی فتح کا آخري اعلان تھا۔

۳:..... مرزا صاحب کے اس بہادرانہ اعلان کے بعد لازم تھا کہ قادریانی صاحبان بھی مناظرہ و مباحثہ کا نام نہ لیتے، لیکن انہیں شاید یہ احساس تھا کہ وہ علم و فضل اور فہم و دانیٰ میں مرزا صاحب سے فائق ہیں اس لئے اگر مرزا صاحب نے مناظروں اور مباحثوں سے "توپ" کر لی ہے تو یہ حکم صرف انہی کی ذاتی لیاقت سے متعلق ہے، ان کی امت پر اس کی قیل و جمل واجب نہیں چنانچہ قادریانی صاحبان مرزا صاحب کے اس اعلان کے بعد بھی مناظرہ کے پیش کرتے رہے (خود مرزا صاحب کی زندگی میں بھی اور ان کے انتقال برس ہیضہ کے بعد بھی) مناظروں کی نوبت اکثر پیش آئی تیجہ وہی "فتح" بصورت لٹکت۔ حضرت مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوری جو دارالعلوم دیوبند کے رئیس المناظرین تھے اور جنہیں قادریانی خانوادہ سے گفتگو اور مباحثہ کے بہت سے موقع پیش آئے تھے قادریانی مباحثوں پر طبع تبرہ فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

"علماء اسلام نے مرزا صاحب کی لغویات بالطہ کا پورا ردا و خود ان کا کذاب و مفتری ہوتا ایسا ثابت کر دیا کہ منصف کے

ابوالقاسم رشیق دلاوری میں ملاحظہ فرمائیے)۔

۲:..... مرزا صاحب کے مختلف صافزادے مرزا بشیر احمد ایم اے نے "سیرۃ المهدی" صفحہ ۲۲۸ جلد اول میں مرزا صاحب کے پانچ مباحثوں کا ذکر کیا ہے، ایک آریہ سے ہوا ایک عیسائی سے اور تین مسلمانوں سے بدستی یہ کہاں میں سے چار کی رومنیداد پڑھ کر دیکھو تو معلوم ہو گا کہ مرزا صاحب میدان چھوڑ کر بھاگے اور بعد میں ان کی یہ لکھتے "فتح میں" قرار پائی..... اور پانچوں مباحثہ میں تو مولانا

مرزا غلام احمد قادریانی کی ساری تجھ و دو کاغذی چنگ بازی تک مدد و تحریک انہوں نے علمائے امت کو لکھا رہے اور پھر قادریانی کے "بیت الظرف" کے گوش عاقیت میں پناہ گزیں ہو جانے کا فن بطور خاص ایجاد کیا تھا۔ مرزا صاحب کی اس حکمت عملی سے مباحثہ کی اول تونوبت ہی نہ آتی اگر مرزا صاحب کی بدستی سے اس کا موقع آتی جاتا تو ان کی لختہ وہا کا یہی "فتح میں" کا برداشت یافت کر لئی تھی۔ یہاں بطور مثال چند واقعات کا مختصر تذکرہ کافی ہو گا:

۱:..... ۱۸۹۱ء میں کو مرزا صاحب نے علمائے لدھیانہ کو مناظرہ کا پیش کیا کہ حیات تک پر مجھ سے مناظرہ کر لیں۔ علمائے لدھیانہ نے جواب دیا کہ ہم آج سے آٹھ سال پہلے آنحضرت کے کفر اور خروج از اسلام کا فتوحی دے پکے ہیں اس لئے کوئی جگہ تجویز کر کے ہیں مطلع کیجئے ہم بلا خبر وہاں پہنچ جائیں گے آنحضرت پہلے اپنا اسلام ثابت کر کے دکھائیں اس کے بعد حیات میں اور دیگر مسائل پر بھی لختگو ہو جائے گی لیکن مرزا صاحب نے اس کے جواب میں "مشوش معنی" دار و کدر گھنٹنی آیہ "پر عمل کیا اور علمائے لدھیانہ کا پیش آج تک قائم ہے کوئی قادریانی اس کا جواب نہیں دے سکا اُن شاه اللہ قیامت تک دے سکتا ہے (اس مباحثہ طلبی کی رومنیداد "رئیس قادریان" جلد دوم مؤلفہ مولانا

**مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید**

عبدالحکیم کافوری نے مرزا صاحب سے دعویٰ نبوت سے توبہ کرائی اور ان سے یہ تحریر لی کہ وہ آئندہ "نبوت" کا فقط استعمال نہیں کیا کریں گے۔ یہاں کی پہلی "فتح میں" تھی، لیکن بعد میں مرزا صاحب نے تو توزہ ای اور اس تحریری توبہ نامہ سے انحراف کیا یہ ان کی دوسری "فتح میں" تھی (اس کی تفصیل مرزا صاحب کے اشتہارات میں موجود ہے)۔

۳:..... مرزا صاحب نے جب دیکھا کہ مباحثات کی وادی پر خار میں ان کے پاؤں شل ہو چکے ہیں اور مباحثوں میں ان کی ذات نما "فتح" دون بدن نہیاں ہو رہی ہے تو انہوں نے الہامی اعلان

علامے دیوبند کے سامنے؟  
دسوی زبان کا لکھوں والوں کے سامنے  
ہے جیسے بوئے ملک غزاں والوں کے سامنے  
سن لو ایک گھنٹہ میں فیصلہ ہوتا ہے  
ہمارا خیال ہے کہ معارف قرآنیہ تو در کنار؟  
آپ تو علمائے محققین کے دوچار ورق بھی صحیح  
تفصیل کے ساتھ پڑھ کر ان کی عبارت کا صحیح  
مطلوب بیان نہیں کر سکتے "بِاللّٰهِ لَا هُوَ امْرٌ تَرِ"  
لہ عیاں، پشاور اور تہارا بھی چاہے تو کامل  
چلے چلو۔ محققین اسلام نے جو کتابیں لکھی  
ہیں اور جن معارف الہیہ کو بیان کیا ہے، جو  
جگہ تم تجویز کریں اس جگہ سے کتاب کے دو  
ورق کی صحیح عبارت مجعع عام میں پڑھ کر  
بایک اورہ ترجیح کرنے کے بعد مطلب صحیح  
بیان کرو، اگر مطلب غلط بیان کیا تو اسی مجعع  
میں آپ پر اعتراض کیا جائے گا، آپ  
جواب دیں، اگر آپ نے صحیح عبارت پڑھ کر  
صحیح مطلب بیان کر دیا تو تم مجعع عام میں یہ  
اقرار کریں گے کہ مرزا محمود صاحب کو  
عبارت پڑھنے کا سلیقہ ہے۔" (ص: ۸)

مرزا محمود نے اس کے جواب میں ایسی چپ  
سادھی کہ "خبرے نیست کہ ہست" کا مضمون  
صادق آیا۔

۶:..... حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن صاحب  
نے ایک رسالہ "اول اسجعین" کے نام سے تحریر فرمایا  
رسالہ میں "خلیفہ صاحب" کو خطاب کرتے ہوئے  
حضرت مولانا فرماتے ہیں:

نبوت کے بارے میں ان کے مذهب کی وضاحت  
طلب کرنے کے لئے ستر سوالات کے اور یہ بھی تحریر

۵:..... علمائے دیوبند کے جواب میں  
۱۹ جولائی ۱۹۲۵ء کے "الفضل" میں خاص مرزا محمود  
صاحب کے قلم سے قرآن واتی کے دو چیختی شائع  
ہوئے حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاند پوری نے  
"قادیانی میں قیامت خیز بھونچاں" میں اس کا جواب  
تحریر فرمایا اس کی تبہید میں لکھتے ہیں:  
”دوفون پر چوں کے مضامین کے  
جواب کا نام ”واقعۃ الواقعہ“ اور لقب  
”عذاب اللہ الشدید علی المنکر  
العبد“ ہے: جس میں ذیہود، جن سے زائد  
قادیانیوں کی وہ فکیستیں اور علمائے دیوبندی کی  
وہ صاف اور ظاہر تھیں اور قیامت خیز  
نصرتیں بیان کی گئی ہیں کہ مرزا محمود صاحب تو  
کیا؟ اگر خود بالفرض مرزا صاحب بھی ہر روز  
فرما سکیں تو ان کو خدا چاہے بجز اقرار یا سکوت  
اور دم بخود رہنے کے کوئی چارہ نہ ہوگا  
چونکہ وہ رسالہ طویل ہو گیا ہے، طبع میں کچھ  
دیر ہو گی بایں وجہ صرف ”خلیفہ صاحب“ کے  
چیختی کے متعلق یہ "زلزلۃ الساعة" نام  
کے طور پر شائع کیا جاتا ہے۔"

اس میں بعد حضرت مولانا نے مرزا محمود  
صاحب کے چیختی کا ذکر کرتے ہوئے ان سے تین  
ہفتہ میں اس کا جواب لکھنے کی فرماش کی، مگر مرزا محمود  
نے حسب سابق خاموشی میں یہ سلامتی بھی، اس کے  
بعد حضرت مولانا نے بھی سکوت ہی انتیار فرمایا اسی  
رسالہ میں "خلیفہ صاحب" کو خطاب کرتے ہوئے  
حضرت مولانا فرماتے ہیں:

"صاحبزادہ صاحب! آپ اور  
معارف قرآنیہ بیان فرمائیں؟ اور وہ بھی  
طلب کرنے کے لئے ستر سوالات کے اور یہ بھی تحریر

لئے تو کافی ہی ہے، مرزا جی ہست دھرمیں  
کے بھی منہ بند کر دیئے اور قلم توڑ دیئے اور  
ان کو جواب کی تاب نہ رہی، لہذا اب نہ  
مناظرہ کی ضرورت نہ مبلہ کی فقط جاہل  
مریدوں کو جہنم تک پہنچانے کے لئے یہ راه  
اختیار کی جاتی ہے کہ کہیں مناظرہ کا اشتہار  
کہیں مبلہ کا چیختن، ورنہ وہ نہ مناظرہ  
کر سکیں، نہ مبلہ:

نہ خیز اٹھے گا نہ تکوار ان سے  
یہ بازوہ میرے آزمائے ہوئے ہیں  
ہمیں عام مسلمانوں پر یہ ظاہر کرنا  
ہے کہ علمائے اسلام اپنا فرض ادا فرمائے چکے  
اور نہ ماننا اور نہ تسلیم کرنا یہ محض ہست دھرمی  
اور ععادی وجہ سے ہے، ورنہ مناظرے بھی  
ہو چکے اور جس کو لمحہ دینی تھی اور جس کو  
ذلیل کرنا تھا وہ بھی ہو چکا۔

سرور شاہ (قادیانی) امیر و نہ موگیر  
سے دریافت کر لوز حافظ روشن علی صاحب  
مقار احمد صاحب شاہ جہانپوری نلام رسول  
پنجابی (قادیانی مناظر) ان میں سے جو  
زندہ ہوں ان سے دریافت کر لو،... موضع  
موگیر و بھاگپور کے رہنے والوں سے  
دریافت کر لو.... (موگیر کے مناظرہ میں)

جب ذلت کی کوئی حد باقی نہ رہی تو امیر و نہ  
نے فرمایا کہ یہ بھی حضرت کی پیشگوئی پوری  
ہوئی کہ ایک جگہ جگہ ہیں ذلت ہو گئی ہیں اا  
کیوں نہیں؟ اگر اسی بد عقیدہ پر مر گئے جب  
بھی خدا چاہے پیشگوئی ہی پوری ہو گئی۔"

(صحیفۃ الحقیقہ ص: ۳۴)

گیا اور منفی صاحب "مولانا اور لس کاندھلوی" اور مولانا سید بدر عالم صاحب نے مناظرہ کیا اس میں مرزا یوسف کی جو درگت بی، اس کی گواہی آج بھی فیروز پور کے درود یار دے سکتے ہیں مناظرے کے بعد شریں جلسہ عام ہوا جس میں حضرت (مولانا محمد انور) شاہ صاحب (کشیری) اور شیخ الاسلام مولانا شیخ احمد عثمانی نے تقریریں کیں یہ تقریریں فیروز پور کی تاریخ میں یادگار خاص کی توجیہ کریں ہیں۔ بہت سے لوگ جو قادریانی دل کا شکار ہو چکے تھے اس مناظرہ اور جلسہ کے بعد اسلام میں واپس لوٹ آئے۔"

(میں بڑے مسلمان ہیں: ۲۹۵ صفحہ ۳)

خلاصہ یہ کہ مرزا یوسف کے ساتھ علاجے دیوبند کے سینکڑوں تقریری و تحریری مبانیت ہوئے اور بحمد اللہ اہر موقع پر قادریانیوں کو میدان ہارنا پڑا۔ اسی سلسلہ میں علاجے دیوبند کی جانب سے متواتر ایک سال تک اشتہارات بھی لکھتے رہے گرداریانیوں نے جواب دیا سے توبہ کر لی۔ ☆☆

شرائط کے مسلمانوں کو جائز لیا ہے اب وہی صورتیں تھیں کہ یا تو ان شرائط پر مناظرہ کیا جائے یا پھر انکار کر دیا جائے پہلی صورت مضر تھی اور سری صورت مسلمانان فیروز پور کے لئے سمجھ کیا باعث ہو سکتی تھی کہ دیکھو اپنے مناظرے کے بعد شریں جلسہ عام

مناظرہ بھاگ گئے۔ انجام کارا گئی شرائط پر مناظرہ کرنا منکور کیا گیا اور حضرت (مولانا محمد انور) شاہ صاحب (کشیری) کو تاریخ دیا گیا۔ اگلے روز مقررہ وقت پر مناظرہ شروع ہو گیا اور عین اسی وقت دیکھا گیا کہ حضرت شاہ (مولانا محمد انور) صاحب (کشیری) پرنس تھیں حضرت علامہ شیخ احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ تشریف لارہے ہیں انہوں نے آتے ہی اعلان فرمایا کہ

فرمایا کہ جواب خواہ دلوں امیر صاحبان خود کیسیں یا اپنے کسی ماتحت سے لکھائیں، مگر دستخال ان دلوں صاحبوں کے ہونے لازم ہیں۔ قادریانی امت کے ذمہ دار اس رسالہ کے جواب میں جب سے اب تک خاموش ہیں۔ مباحثہ مونگیر کا تذکرہ حضرت مولانا مرتضیٰ حسن کی عبارت میں ابھی اور گزر چکا ہے جس میں قادریانیوں کو ذلت آمیر شکست ہوئی اور مرزا یوسف کے امیر و فدر و رشاہ کو بھی ذلت کا اعتراف کے بغیر چارہ نہ رہا۔ اسی نوعیت کا ایک مباحثہ فیروز پور میں ہوا جس میں قادریانیوں نے من مانی شرائط پر مناظرہ کیا، لیکن علائے دیوبند کے ہاتھوں ایسی شکست اخھائی کرائیں دلت تک نہ بھولی۔ اس مباحثہ کا مختصر سائدہ کردہ "میں ہوئے مسلمان" میں بالفاظاً ذیل کیا گیا ہے:

"فیروز پور میں مرزا یوسف کے ساتھ ایک مناظرہ طے پایا اور عام مسلمانوں نے جو فن مناظرہ سے ناواقف تھے مرزا یوسف کے ساتھ بعض ایسی شرائط پر مناظرہ طے کر لیا جو مسلمان مناظرین کے لئے خاصی پریشان کن ہو سکتی تھیں دارالعلوم دیوبند کے اس وقت کے صدر ہبھم حضرت مولانا حبیب الرحمن رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت (مولانا محمد انور) شاہ صاحب کشیری (کے مشورے سے مناظرے کے لئے) حضرت مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوری، حضرت مولانا سید محمد بد عالم میرخی، حضرت مولانا منتی مح مدینی صاحب اور حضرت مولانا محمد اور لس کاندھلوی تجویز ہوئے۔ یہ حضرات جب فیروز پور پہنچ تو مرزا یوسف کی شرائط کا علم ہوا کہ انہوں نے کس طرح دل سے من مانی

## علماء کرام کیلئے خصوصی پیشکش

علماء کرام کے اہل خانہ کے لئے ہمارے ہاں سے زیورات کی خریداری پر کسی بھی قسم کی گھڑائی جڑائی نہیں لی جائے گی، مزید بصورت واپسی اصل سونے کی قیمت جب چاہیں واپس حاصل کریں

اممہ مساجد بھی  
اس پیشکش سے  
فائدہ اٹھائیں

صرفہ بازار میٹھا دکار کا چی نمبر 2 فون: 2545080-2545805

## سنارا جیو لرز

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313

# عالیٰ خبر وں پر ایک نظر

کے گھر پر حملہ اور قادیانی ملزمان کو گرفتار کر کے سخت سزا دی جائے۔ قادیانی سے قادیانی ہیئت مسٹریں کو فوراً تبدیل کیا جائے۔ چناب گر میں قادیانیوں کے رفاقت و فلاحی کا مول کی آڑ میں تبلیغی سرگرمیوں کو روکا جائے۔ چناب گر کی زمین ہر کسی کو خریدنے کی اجازت دی جائے تاکہ پاکستان میں دوسرا اسلامیل کے وجود کو ختم کیا جاسکے۔

قائدیانی کے ذریعے پر رمضان المبارک میں مسجد نما بناوائی تھانے کا نڈیوال تفصیل چیزوں کے علاقہ میں عطا کریم قادیانی کے ذریعے پر تبدیل ہوئی اور عبادت گاہ کو گردیا جائے اور تعمیر کرنے والوں کے خلاف سخت تابدیلی کا رواوی کی جائے۔ حکومت ہمارے ان مطالبات کو پورا کر کے سعادت داریں حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

ایں جی اوز اور قادیانی لابی کے عزم

کامیاب نہیں ہونے دیں گے

چیچپ وطنی (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زمانہ مولانا عبدالحکیم نعیانی نے کہا ہے کہ چند ہوں کی توکری کے لئے پرویزی وزراء اسلامی احکامات اور شعائر اللہ کا نماق شہزادائیں کیونکہ اسخدر مرزا اور بخاری میذہب کو بھی آخر کار کریں سے ہاتھ دھونا پڑے۔ تحفظ ختم نبوت کا کام کسی شخصیت و جماعت کا تھانج نہیں بلکہ اسی عقیدہ کی بدولت مسلمانوں کو وقار اور عزت سے نوازا گیا۔ وہ یہاں جامع مسجد رسمیہ مدینہ مارکیٹ روپے روڈ میں بعد المبارک کے قیم اجتماع سے خطاب

اتئاع قادیانیت آرڈی نیس کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہو رہی ہے، حکومت فی الفور قانون پر عملدرآمد کرتے ہوئے قادیانیوں کو اسلامی شعائر کے استعمال سے روک کر انہیں آئین کا بند بھائے۔ احمد گر میں نو مسلم خواتین پر تشدد کرنے والے ایف آئی آر میں ہامزد کے گے ملزمان کو گرفتار کر کے کیفر کروائیں پہنچایا جائے چناب گر اور اس کے قرب و جوار میں مسلم خواتین کو کھل تحفظ فراہم کیا جائے۔ چناب گر کے مسلمانوں کو قادیانی قلم و جبر سے نجات دلائی جائے۔ چناب گر میں قادیانیوں کے عقوبات خانے اور جنگی چیک پوسٹوں کو ختم کیا جائے اور قادیانی جماعت کی طرف سے ہاں کے مسلمانوں کو ہر اسال کرنے کے لئے جو اسلحہ لایا جاتا ہے وہ اسلحہ قادیانیوں سے واپس لایا جائے۔ تفصیل چیزوں اور فیصل آبادیت پورے ملک میں قادیانی گروہ کی بڑھتی ہوئی تبلیغی سرگرمیوں کا فی الفور نوش لے کر سد باب کیا جائے۔ روزانہ انضباطیت دیگر قادیانی جرائم و رساں جو کہ توہین رسالت کے مرکب ہو رہے ہیں ان کا ڈنکریشن منسوخ کر کے فی الفور قادیانی پریس میل کے جائیں۔ سول ہسپتال چیزوں سے قادیانی ڈاکٹر عمران خان حامد خان اور قادیانی تواز ڈاکٹروں کو فی الفور تبدیل کیا جائے تاکہ لوگوں کا ایمان محفوظ رہے۔ چیزوں میں قادیانیوں کی شرائیز سرگرمیوں اور ان کی صورت دیگر کو رکناں ختم نبوت اور اسلامیان پاکستان راست الدام پر محروم ہوں گے جس سے ملک میں انارکی ہائیکی۔ مشترکہ پیان میں درج ذیل مطالبات کو تعلیم کرنے کے مطابق کا بھی اعادہ کیا گیا: چناب گر میں

چناب نگر اور مضائقی علاقوں میں قادیانی شرانگیزی اور غنڈا گردی کا سختی سے نوٹس لیا جائے

چناب گر (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں مولانا عزیز الرحمن جاندھری، مولانا اللہ و سیا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا غلام مصطفیٰ نے چناب گر پیشوں اور اس کے قرب و جوار میں بڑھتی ہوئی قادیانی غنڈا گردی خواتین پر تشدد اور چار دیواری کے تقدس کی پاہلی چیزوں کے سول ہسپتال ہیئت میں سکر بند قادیانی ڈاکٹروں کی تینتاں چناب گر کے نائب ناظم ملک محمد سین و اہم کے گھر پر شدت پسند قادیانیوں کا رحوا اور تھانے کا نڈیوال کے علاقہ میں جو نوی قادیانی عطا کریم کے ذریعے پر مسجد نما قادیانی عبادت گاہ جیسے امور اور ضلعی و مقامی انتظامی کی قادیانیت نوازی کے خلاف وقاری و صوبائی حکومت سے سخت احتیاج کرتے ہوئے کہا ہے کہ چیزوں چناب گر اور ان کے مضائقی علاقوں میں قادیانیوں کی شرائیز سرگرمیوں اور ان کی مسلمان کش غنڈا گردی کا سختی سے نوٹس لیا جائے۔

بصیرت دیگر کو رکناں ختم نبوت اور اسلامیان پاکستان راست الدام پر محروم ہوں گے جس سے ملک میں انارکی ہائیکی۔ مشترکہ پیان میں درج ذیل مطالبات کو تعلیم کرنے کے مطابق کا بھی اعادہ کیا گیا: چناب گر میں

مقاصد حاصل نہ کر سکیں۔ عقیدہ ختم نبوت کے خلاف کسی  
یمن الاقوامی قادیانی سازشوں کو کامیاب نہیں ہونے دیا  
جائے۔ قادیانی قوتون سیکولر طاقتلوں اور دین دشمن  
لائیوں کے ناپاک عزائم کے آگے زبردست رکاوٹ  
بنتیں گے۔ حکومت قادیانی جماعت پر آئیں سے غداری  
اور انحراف کے مقدمات قائم کرے اور قادیانیوں کے  
اسلامی شعائر کے استعمال سے روکے۔ امریکا اور یورپی  
طاقتیں روشن خیالی اور اعتدالی پسندی کے نام نہاد  
ایجذبے پر سب کچھ قربان کرنے کے باوجود مسلمانوں  
کے دلوں سے عشق رسالت اور ایمانی و جہادی جذبات ختم  
نہیں کر سکیں۔ گھناؤنی سازشوں اور خیہہ منصوبوں کے  
تحت قانون تحفظ ناموس رسالت قادیانیت کے خلاف  
پاریسٹ ہائیکوڈوں پر یہ کوئوں اور وفاتی شرعی  
عدالتون کے فیصلوں کو گھبڑی سازش کے ذریعے ختم  
کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں جس کو امت مسلم کسی  
صورت بھی برداشت نہیں کر سکتی۔ انہوں نے حکومت  
سے مطالبہ کیا سول اور فوج نکے تمام عہدوں سے  
قادیانیوں کو ہٹایا جائے کیونکہ یہ ملک کے اہم اور ایسی راز  
چوری کر کے امریکا اور اسرائیل کی جاسوںی کر رہے ہیں اور  
ملکی خزانہ سے فتنہ قادیانیت کو پروان چڑھا رہے ہیں۔  
خنگواہ پاکستان سے لیتے ہیں اور ڈیوٹیاں اغیار کی دیتے  
ہیں۔ حکومت امناع قادیانیت ایکٹ پر بھی فوری اور موثر  
عملدرآمد کروائے شناختی کارڈ میں نہ بکارانہ بھائی کیا  
جائے اور دیگر غیر مسلموں کے اوقافوں کی طرح قادیانی  
ادقا فوں کو بھی حقوقی تحریل میں لیا جائے۔ پاکستانی  
سفرت خانوں کے ذریعے عالمی سطح پر قادیانیوں اور دیگر  
تمام باطل فرقوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں کی روک تھام کی  
جائے۔ چناب گھر میں قادیانیوں کے اسلحہ کے ذخائر  
عثقوبتوں خانے نبھی چیک پوٹسیں اور اسلحہ پران کے تمام  
قدامات کو ختم کیا جائے۔

دریں اشامولا نا عبد الحکیم نہماں نے میڈیا رکان سے لفڑو  
کرتے ہوئے کہا کہ چناب گھر میں قادیانیت سے تاب  
افراد پر قادیانی جماعت کی جانب سے عرصہ حیات تھی  
کیا جا رہا ہے۔ نو مسلم خواتین کو زد و کوب کرنے والے  
قادیانی خود کو قانون سے بالاتر تکھنے کی خام خیالی میں ہوتا  
ہیں اور حکم کھلا دندلتے پھر رہے ہیں اور دہاں کی  
انتحامیں نوٹس لینے کی بجائے قادیانیوں کے اشادوں پر  
تاج رہی ہے اگر قادیانی گروہ کی غنڈا گروہ کو لگام نہ دی  
گئی تو اسی کارروائیاں بہت بڑے طوفان کا پیش خیہ  
ثابت ہو سکتی ہیں۔ چناب گھر میں قادیانی ایشیت اور دوسری  
اسرائیل بن چکا ہے جہاں اسلام قبول کرنے والوں پر  
عمردیت تھیں کیا جا رہا ہے تاکہ چناب گھر میں کوئی  
قادیانی اسلام قبول نہ کر سکے یا اسلام تو قبول کر لے گریں  
کا اعلیٰ ہارنہ کرنے تاکہ قادیانی جماعت کی اسلام دشمن  
سرگرمیوں اور ان کی تحدادیں کی کالوگوں کو علم نہ ہو سکے۔  
زلزلہ زدہ علاقوں میں قادیانی فلاحی کاموں کی آڑ میں فتنہ  
ازدواجی ملکیت کے ذریعے یہودیوں اور استعماریوں کی  
مسلمانوں کا مردانہ اور مقابلہ کر کے انہیں ناکام ہائیں۔  
عورتوں کے حقوق کا واویلا کر کے حدود قوانین کو مرحلہ دار  
ختم اور غیر موثر بنا لیا جا رہا ہے۔ حدود قوانین حدود اللہ ہیں  
یہ کسی اگریز لارڈ میکالے کے قوانین نہیں حکمران ان  
کامیاب اڑاکنے کے جگہ کتنا چاہتے ہیں۔  
انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ملک بھر میں  
قادیانیوں کی سرگرمیوں کو روکا جائے۔ قادیانی حکومت  
کے ذریعے دینی جماعتوں کو کچلنے کی سازشوں میں  
مصروف ہیں اور امریکا کی چھتری تماپنے متعلق آئینی  
ترجمہ اور امناع قادیانیت ایکٹ کو ختم کرانا چاہتے  
ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تمام دینی جماعتوں کے  
تعاون سے یہ سازش کامیاب نہیں ہونے دے گی۔

# خاتم الانبیاءؐ کے بعد اور نبی کوئی نہیں

حضرت شوقي

سر میں خیالِ مصطفیٰ دل میں غمِ نبی نہیں حق کی قسم یہ زندگی موت ہے، زندگی نہیں  
ہے یہ حقیقت عیاں ہرل نہیں بھی نہیں خاتم الانبیاءؐ کے بعد اور نبی؟ کبھی نہیں  
طبع اسیرِ مصطفیٰ تشنہ بے خودی نہیں واقف حال ماسوا اب مری آگئی نہیں!  
پھر ضربِ خلیل سے توڑ بُتاں آذری عشق ہے آج حکمرانِ عقل کی دل لگی نہیں  
آتشِ عشق کے شرزاکِ حرم میں جا کے ڈھونڈھ  
منکرِ خاتمِ رسول، بعثتِ نو کا مدعا!  
ارضِ عجم میں شور ہے شورش بُوزریؒ نہیں  
عرشِ عظیمِ مدح گو فرشِ زمیں درودِ خواں  
ہے ازلی عددِ مرا، ایسوں سے دوستی نہیں ذکرِ رسول سے تھی، کوئی مقام بھی نہیں  
شاہِ عرب کی اک مثالِ چشمِ فلک نہ پاسکی  
کون و مکان میں آپؐ کی کوئی نظریہ ہی نہیں  
ختمِ حضورؐ پاک پر سلسلہِ رسول ہوا  
مجھ کو بھی اے کریم ہو طیبہ کی حاضری نصیب  
قابلِ التفات ہی اب کوئی مفتری نہیں  
چ ہے تری جناب میں لطف کی کچھ کمی نہیں  
آہن بخت تیرہ کو شوقي دل فگار تو  
عشق نبی سے زربنا، عشقی شے کوئی نہیں

عقیدہ ختم نبوت کی سریندی تحفظ ناموس رسالت اور فتنہ قادریانیت کے استیصال کے لئے

## عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ

عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف :

عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی بنی الا قویٰ تبلیغی و اصلاحی جماعت ہے۔ ★ یہ جماعت ہر ختم کے سیاسی مناقشات سے علیحدہ ہے۔

تبلیغی قائمت دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اس کا طرہ امتیاز ہے۔ ★ اندر و اندر دن ملک ۵۰ دفاتر و اکریڈیٹی مدارس ہند و قفت مصروف عمل ہیں۔

لاکھوں روپے کا لائز پیر اردو اعلیٰ اگریزی اور دنیا کی دیگر زبانوں میں چھاپ کر پوری دنیا میں منت قصیم کے جاتے ہیں۔

عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر انتظام ہفت روزہ "ختم نبوت" کراچی اور ماہنامہ "لو لاک" ملکان سے شائع ہو رہے ہیں۔

چھاپ گھر (رہہ) میں مجلس کی سرگرمیاں جاری ہیں اور وہاں دو عالیٰ شان مسجدیں اور دو مدرسے چل رہے ہیں۔

عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملکان میں دارال بلاغین قائم ہے۔ جہاں علماء کو رو قادیانیت کا کورس کرایا جاتا ہے نمرسہ اور دارالتصنیف بھی مصروف عمل ہیں۔

ملک بھر میں الی اسلام اور قادریانیوں کے درمیان بہت سے مقدمات قائم ہیں۔ جن کی پروپری عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کر رہی ہے۔

ہر سال دنیا بھر میں عالیٰ مجلس کے مبلغین اعلیٰ اسلام اور تردید قادریانیت کے سلسلے میں دورے پر رہتے ہیں۔

اس سال بھی حسب سالانہ طالعیہ میں عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کا نظر نسیں منعقد ہوئی اور امریکہ میں بھی متعدد کا نظر نسیں منعقد کی گئی۔ افریقیت کے ایک ملک مالی میں مجلس کے رہنماؤں کی کوششوں سے ۳۰ ہزار قادریانیوں نے اسلام قبول کیا۔

یہ سب : اللہ تبارک و تعالیٰ کی نصرت اور آپ کے تعاون سے ہو رہا ہے۔

اس کام میں: مختلف دوستوں اور درمندان ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ قربانی کی کھالیں، رکوہ، صدقات اور عطیات عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کو دے کر اس کے بیت المال کو مضبوط کریں، رقوم دینے وفت مد کی صرافت ضروری ہے تاکہ اسے شرعی طریقہ سے مصرف میں لاایا جاسکے۔

اکاؤنٹ نمبر: UBL-3464 حرم بیٹ بلال ملکان NBL-7734, PB-310 حسین ہائی ملکان

اکاؤنٹ نمبر: ABL-927-2 بخوبی ٹاؤن ہائی کے اجھے

حصہ ملکا عزیز الرحمن جانہبڑی  
مرکزی نظام اعلیٰ

حضرت مسیح لقیم انجینی  
نائب امیر مراکزیہ

شیخزادہ نعمۃ نواجہ خان محمد سعید

امیرکرد عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت ملکان

تریلر کے لئے مرکزی دفتر عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملکان فون: 4583486-4514122 فیکس: 4542277

دفتر: ختم نبوت، پرانی نماش ایم اے جناح روڈ، کراچی فون: 2780337 فیکس: 2780340